Presented by; https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایثار و وفاداری کا بلند معیار

یعنی

مادر عباس علمدارؑ

ام البنین فاطمہؑ بنت حزام کلابیہ

مؤلف علامہ اقبال حسین مقصود پوری

برائے ایصال ثواب

الحاج الطاف حسین ضیاء مرحوم

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایثار و وفاداری کا بلند معیار

یعنی

مادر عباس علمدارؑ

امّ البنین فاطمہؑ بنت حزام کلابیہ

مؤلف علامہ اقبال حسین مقصود پوری

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: ایثار ووفاداری کا بلند معیار یعنی مادر عباس علمدارؑ
مؤلف : اقبال حسین مقصود پوری
ناشر : شعبہ نشر واشاعت جامعۃ الشیعہ کوٹ ادّو
کمپوزنگ : اے۔ایچ۔رضا
مطبع : پرنٹنگ پریس
سن اشاعت: ۲۰۲۰ء
تعداد : ۱۱۰۰
ہدیہ : ۷۵ روپیہ

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

فہرست

	عنوان	صفحہ نمبر
☆	پیش لفظ	۵
☆	زندگی نامہ حضرت ام البنینؑ	۷
☆	اظہار تاثرات	۷
☆	تعارف	۱۰
☆	ازدواج مبارک	۱۱
☆	مقدمہ	۱۴
☆	والد کی طرف سے نسب	۲۰
☆	والدہ کی طرف سے نسب	۲۰
☆	ولادت باسعادت	۲۱
☆	ام البنینؑ کے بزرگ دادا کا بیان	۲۱
☆	ازدواج مبارک	۲۵
☆	ام البنینؑ اور فرزندان فاطمہ زہراءؑ	۲۷
☆	اولاد ام البنینؑ	۲۹
☆	ام البنینؑ اور شہادت امیر المؤمنین	۳۰
☆	ام البنینؑ اور سفر امام حسینؑ	۳۳
☆	ام البنینؑ اور حدیث ام سلمٰی	۳۵
☆	ام البنین اور بشیر بن جذلم	۳۷
☆	ام البنینؑ اور عزاداری	۳۹
☆	حضرت زینبؑ کا ام البنینؑ کو پرسہ	۴۱

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

	عنوان	صفحہ نمبر
☆	امّ البنینؑ کے مرثیے	۴۴
☆	امّ البنینؑ کی وفات اور محل دفن	۴۷
☆	ذریت امّ البنین	۴۸
	۱: حضرت عبید اللہ بن حضرت عباس	۴۸
	۲۔ حضرت فضل بن حسن بن عبید اللہ بن عباس	۴۸
	۳۔ فضل بن محمد بن فضل بن حسن بن عبید اللہ بن عباسؑ	۴۹
	۴۔ محمد بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباسؑ	۴۹
	۵: محمد بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباسؑ	۵۰
	۶: عباس بن حسن بن عبید اللہ بن عباسؑ	۵۰
	۷: عبد اللہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباسؑ	۵۱
	۸: حمزہ بن قاسم بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباسؑ	۵۱
	۹: حمزہ بن قاسم بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباسؑ	۵۱
☆	حضرت امّ البنینؑ کی کرامات	۵۲
	۱: امّ البنینؑ کے فاتحہ کی نذر	۵۳
	۲: دستر خوان امّ البنینؑ	۵۴
☆	امّ البنینؑ کے بارے اقوال	۵۵
☆	عرب کے ایک معروف شاعر نے بہت عمدہ اشعار اس بی بیؑ کی شان میں کہے ہیں	۵۶
☆	مصادر	۵۸

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

پیش لفظ

الحمد لله ربّ العالمین الّذی خلق و هدى و أعطى كلّ شیء خلقه و الصّلاة و التّحیات و أفضل الصّلاة على سید المرسلین أبی القاسم محمد المصطفى و آله الطّاهرین المعصومین النجباء۔

یہ ایک مختصر سی کاوش جو آپ کے ہاتھوں میں بعنوان حالات زندگی حضرت ام البنینؑ موجود ہے۔ اس کے تحریر کرنے کے پس منظر میں ایک عقیدت بھرا مخلصانہ جذبہ تھا۔ عرصہ دراز سے بلکہ قم المقدسہ میں تحصیل کے طالب علمی دور میں ہی خواہش تھی کہ سرکار وفا حضرت ابو الفضل العباسؑ کی والدہ گرامی کے حضور ہدیہ عقیدت کے طور پر ان کے بارے کچھ لکھا جائے۔

بحمد للہ! یہ سعادت نصیب ہوئی کہ مختصر سے کتابچہ کی شکل میں آنمخدرہؑ کے بارے چند سطریں صفحہ قرطاس پر نقش بکھیرنے کا موقعہ میسر آیا اور پھر معظم لہ ڈاکٹر فہیم عباس صاحب آف سرگودھا کے پاکیزہ جذبات نے ہمّت افزائی کر دی کہ موصوف نے اپنے والد مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے اس کی طباعت کے لیے تعاون فرمایا۔

دعا ہے کہ خداوند متعال ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور ہمیں اس بی بیؑ کی دعائیں نصیب فرمائے اور ان کے فرزند برومند جناب عباسؑ کی توجہات وافیہ نصیب فرمائے۔ جناب ڈاکٹر فہیم عباس صاحب کو اجر خیر اور اس کا صلہ نصیب

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

فرمائے اور ان کو ان کے خانوادہ سمیت خصوصاً فرزند ارجمند سمیت صحت و سلامتی عنایت فرمائے۔

ہماری اہل ایمان خواتین کو اس معظمہؑ کی وفا بھری زندگی کو مشعل راہ بنا کر اسی زوایہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق بخشے: کہ وہ اپنی اولادوں کو راہ حق و حقیقت میں جذبہ ایثار و وفا سے روشناس کرائیں تا کہ مثالی مائیں بن کر اسلامی زندگی میں اپنا یادگاری کردار پیش کرسکیں۔

اہل ایمان سے جناب ڈاکٹر فہیم عباس صاحب کے والد مرحوم کے لئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی التماس ہے۔

وما توفیق الّا باللہ العلیؑ العظیم

اقبال حسین مقصود پوری عفی عنہ

پرنسپل جامعۃ الشیعہ دارالتبلیغ الاسلامی رجسٹرڈ کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ

ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ بمطابق 17 دسمبر 2019ء بروز منگل شب 9:45 بجے

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زندگی نامہ حضرت امّ البنینؑ

اظہار تاثرات

اس علم و ادب، حسب و نسب، عمل و تقوی، عفت و زہد، اخلاص و وفا کے مرقع درخشاں ستارے کے بارے متاسفانہ تاریخ میں انتہائی اختصار کے ساتھ تذکرے ملتے ہیں ۔ یہ مخدرہ اخلاص کی بلندی پر فائز تھیں وہ ربّ ذوالجلال کی بلند پایہ معرفت سے سرشار تھیں معرفت و محبت اہلبیت عصمت و طہارتؑ میں ان کا بہت بلند مقام ہے ۔وہ خانوادہ وحی و نبوت کی فضیلت و عظمت کی گرویدہ تھیں ان کا حضرت شاہ ولایت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ساتھ رشتہ تزویج اور حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام کی مادر گرامی کا رشتہ ان کے لیے باعث فخر تھا ۔ وہ اسد اللہ الغالبؑ کی زوجہ و ہمسر قرار پائیں اور حضرت ابوالفصل العباسؑ کی ماں بن کر دنیا میں فخر و امتیاز کے درجہ پر فائز ہوئیں اور انہیں یہ حق ہے کہ فخر کریں کہ جن کا شوہر کل ایمان ہوں اور بیٹے وفا و جانثاری کا نمونہ ہوں ۔

وہ بھی دیگر صاحبان فضائل و محامد کی طرح مظلومہ تاریخ قرار پائیں کیوں کہ حکام جور اور اقتدار طلب بادشاہوں کی تاریخ نے ان کے تذکرہ کو

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

اس لیے نظر انداز کیا کہ یہ کردار ان کے ذوق کے متصادم تھا اور پھر میرے خیال میں ہماری بے رخی اور غفلت بھی ستم ظریفی اور جفا کاری سے کم نہ ہوگی کہ ہم نے بھی اس عمدہ کردار کی مالک بی بیؑ پر بہت کم قلم فرسائی کی اور نہ ہونے کے برابر لکھا گیا اور آپؑ کی زندگی کا روشن اور قابل تقلید باب غفلت کی نذر ہوتا گیا۔

اگر مولائے کائناتؑ کے تذکرہ فضائل میں کسی اہل منبر نے ذکر کیا بھی تو بس اتنا کہ وہ عالی نسب اور بلند حسب مستور تھیں ان کی خواستگاری حضرت عقیلؑ نے کی اور پھر حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے حبالہ عقد میں آئیں اور ازدواجی بندھن میں بندھ گئیں اور کربلا کے حوالے سے بھی تذکرہ اتنا محدود رہا کہ ان کے چار بیٹے شہید ہوئے اور انہوں نے کربلا کے شہداء خصوصا حضرت ابا عبد اللہ الحسینؑ پر بے حد گریہ فرمایا اور زیادہ سے زیادہ اتنا تذکرہ ملا کہ حضرت امیر المؤمنینؑ نے اپنے بھائی حضرت عقیل ابن ابی طالب علیہما السلام جو کہ عرب کے نسبوں کے ماہر و عالم تھے فرمایا کہ میرے لیے ایک ایسی خاتون کا رشتہ تلاش کرو جو جوانمردوں کی نسل سے ہو تا کہ میں اس سے شادی کروں اور اللہ تعالی مجھے اس کی اولاد سے شجاع و بہادر بیٹے عطا فرمائے جو کربلا میں میرے بیٹے حسینؑ کا ساتھ دیں۔ کیوں کہ بقول مولا علیؑ رگ ہی تو بنیاد ہوتی ہے۔ تو حضرت عقیلؑ نے جواب دیا: "تو آپ فاطمہ بنت حزامؑ کی خواستگاری کریں کیوں کہ اس خاندان سے بڑھ کر عرب میں کوئی اور شجاع نہیں ہے اور نہ زیادہ مرد میدان ہے۔" پس آپؑ کی رضا مندی سے شادی ہو گئی اور اللہ تعالی نے بی بیؑ کے بطن مقدس سے چار فرزند عطا فرمائے۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

بہر حال میرا یہ خیال ہوا کہ اس عظیم کردار کی مالک معظّمہ بی بیؑ کی زندگی پر اپنی بساط کے مطابق چند سطریں لکھوں ۔ لکھنے والوں نے مہاتما گاندھی پر تین سو کتابیں لکھیں اور مفکر پاکستان جناب علامہ اقبال لاہوریؒ پر بحمد للہ پانچ ہزار کتابیں تحریر ہوئیں تو اس معظّمہ بی بیؑ کا بھی حق ہے کہ ان پر لکھا جائے ۔

خداوند متعال سے اسی معظّمہ بی بیؑ کے توسّل سے توفیقات کا طالب گار ہوں ۔

وما توفیق الّا باللہ العلیّ العظیم

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

تعارف

اسم مبارک :	فاطمہؑ
والد گرامی :	حزام بن خالد بن ربیعہ الکلابی
والدہ محترمہ:	ثمامہ بنت سہل الکلابی
قبیلہ :	بنی کلاب یا کلبیون
کنیت:	امّ البنینؑ
ولادت باسعادت:	سنہ ۵ ہجری
شوہر نامدار :	حضرت امیر المؤمنین علیؑ فقط
ازدواج مبارک :	سنہ ۲۴ ہجری
اولاد :	عباسؑ، عبداللہؑ، جعفرؑ، عثمانؑ (شہداء کربلا)

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

ازدواج مبارک

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے جناب سیدۃ النّساء العالمین خاتون جنت حضرت فاطمہ زہراءؑ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے آنخدرہؑ کی شہادت کے بعد دوسری شادی کر لی اور پھر کچھ عرصہ بعد جناب امّ البنینؑ آپ کی تیسری زوجہ قرار پائیں جو کہ حضرت عقیلؑ کے باہمی مشورے اور بی بیؑ کے بے حد فضائل کے باعث مرحلہ ازدواج طے پایا۔ اس معظّمہ بی بیؑ کو فقط امیر المؤمنینؑ کی تزویج کا شرف حاصل رہا کہ آپ باکرہ تھیں جب شادی ہوئی اور حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد پھر کسی دوسرے شوہر کی زوجیت بھی اختیار نہیں فرمائی۔

جب کہ عرب میں یہ دستور تھا کہ وہ بیوگان کی ضرور شادیاں کرتے تھے اور اس قانون سے قدرتی طور پر خداوندمتعال کے حکم سے سید الانبیاء خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کو مستثنٰی قرار دیا گیا کہ ان کی ازواج مطہرات امّت کی مائیں قرار پائیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی جناب امّ البنینؑ نے دوسرا عقد نہیں فرمایا۔ جب کہ اسلام سے قبل اور بعد از اسلام یہ مروّج تھا اور لوگ اس کے پابند تھے کہ بیوہ یا مطلقہ ہو جانے کی صورت میں وہ خواتین کی دوبارہ شادی کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت جعفر ابن ابی طالب علیہما السلام کی زوجہ مکرمہ جناب اسماء بنت عمیسؑ اور

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

جناب حمزہ سید الشہداءؑ کی زوجہ مکرمہ نے بھی ان کے بعد شادی کی ۔

جب کہ آج کل کے اسلامی معاشرے میں ہم اپنی اسلامی اقدار کو فراموش کر چکے ہیں اور تزویج و ازدواج کے معاملے کو طاق غفلت میں رکھ دیا ہے ۔ لاکھوں کی تعداد میں جوان بچیاں اور بچے بوڑھے ہو رہے ہیں اور کسی کو پرواہ تک نہیں ہے ۔ معاشرے میں جنسی فساد عام ہوتا جا رہا ہے اور جوانوں سے ازدواج کا شوق ختم ہو رہا ہے ۔ نوجوان بچیوں کی عمریں شادی کی حد سے تجاوز کرتی جا رہی ہیں اور حضرت رسول اکرمؐ کی سنت تزویج سے انحراف واضح دیکھا جا رہا ہے ۔ جب کہ اسلام نے اس پر بہت زیادہ زور دیا ہے ۔ اور بیوگان و مطلقہ خواتین تو اب ہمارے معاشرے کا عضو معطل شمار ہو رہی ہیں اور گویا کہ بس ان کی دوبارہ شادی کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ہے ۔

اگر طلاق کے بڑھتے رجحان کے اعداد و شماریات معلوم کیے جائیں تو نہیں معلوم کس حد تک جا پہنچیں گے اور کتنے فیصد کی نسبت سامنے آئے گی ۔ جب کہ طبی تحقیقات سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ غیر شادی شدہ ہونا کئی امراض جسمانی کا سبب قرار پایا ہے ۔ البتہ حضرت رسول اکرمؐ کی ازواج مطہرات کے لیے جو حکم صادر ہوا وہ آنحضورؐ کے اپنے خصائص نبوت سے تھا اور آپؐ کی ازواج کی عظمت کے لیے تھا کہ اس میں ان کی زیادہ فضیلت تھی ۔ جب کہ جناب امّ البنینؑ نے بھی حضرت علیؑ کے بعد شادی نہ فرمائی اور یہ بتا دیا کہ اب پھر مولائے کائناتؑ کے بعد کوئی ان جیسا تو ہے نہیں تو پھر کس سے شادی کروں اور ان کا غم یوں دل میں اترا کہ پھر نکل نہ سکا ۔

آپ معظمہ بی بیؑ کی اولاد میں صرف بیٹے تھے، کوئی بیٹی آپ کے بطن مبارک سے نہ ہوئی ۔

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

جب کہ ہمارے منبر پر خود ساختہ مضامین میں اہل ایمان خصوصاً عزادار خواتین میں رقت پیدا کرنے کے لیے بعض مجالس پڑھنے والے روضہ خواں مرد و ذاکرہ عورتیں جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ کی صاحبزادی جناب رقیہ بنت علیؑ کو جناب امّ البنینؑ کے بطن مبارک سے بیان کرتے ہیں۔ اور اپنے ذوق کے مطابق جناب عباسؑ کی حقیقی ہمشیرہ کہتے ہیں اور پھر اس کو لاہور شہر میں موجود بی بی پاکدامنہ کے ساتھ خود ساختہ داستان کے ذریعہ مربوط کر کے بیان کرتے ہیں۔ اور اس زیارت کے آداب و اجر و ثواب بھی بیان کرتے، جس میں دور پار کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جناب امّ البنینؑ کے بطن مقدس سے کوئی دختر امیر المؤمنین علیؑ نہیں ہے۔ جب کہ جناب رقیہ بنت امیر المؤمنینؑ کی قبر مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ میں موجود ہے اور جنت البقیع کے نقشہ میں درج ہے۔

مؤلف

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی خیر خلقه و نور عرشه محمد المصطفی و آله الطاهرین الاطیبین۔

صنف انسانی کے جوہر کمال کو اجاگر کرنے میں تہذیب و تربیت کا انتہائی مؤثر کردار ہے۔ تربیت ہی کے سہارے بلند مقاصد کے حصول کے لیے انسان کو آمادہ کرنا ممکن ہے۔ انسان اپنی زندگی کے ابتدائی مراحل میں جنہیں ہماری اصطلاح میں بچپن کہا جاتا ہے۔ تربیت کا زیادہ ضرورت مند ہوتا ہے۔ افکار مفاہیم منتقل کرنے کو تربیت نہیں کہتے، تربیت میں ایمانی و اعتقادی جذبہ کے ساتھ عملی طور پر کردار کو منتقل کرنا زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ تمام آسمانی ادیان جو کہ صنف بشر کو کمال انسانی کے لیے پرورش کرنے اور اسے اس مقصد کے لائق بنانے کے لیے آئے ہیں ان کی بنیاد اسی تربیت پر تھی۔ انہی ادیان میں سے مکتب اسلام بھی ہے جو کہ خالص دین محمدیؐ کے عنوان سے متعارف ہوا اور یہ آخری دین قرار پایا۔ جس میں باقی ادیان کی نسبت انسانیت کی عملی تربیت اور

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

کردار سازی پر توجہ دی گئی ہے کہ خود حضرت رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:
"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ" مجھے اخلاقی تربیت اور اچھے اخلاق کو پایۂ کمال تک پہنچانے کے لیے بھیجا گیا ہے۔

چنانچہ بنا بریں چوں کہ انسانی معاشرے کی تشکیل اور نسل انسانی کی افزائش میں مرد و عورت کا باہمی کردار ناگزیر ہے تو اسے ازدواجی شکل میں اسلامی نکتہ نظر سے تشکیل دیا گیا اور زوجہ کو اہم کردار سونپا گیا اور عورت طرف قرار پائی۔ اسی لیے اسلامی تعلیمات میں ماں کی گود کو اوّلین تربیت گاہ قرار دیا گیا، قطع نظر اس کے کہ بجائے خود مادری صفات کا توارث بھی مؤثر ہے تاہم ماں کی تربیت کا بھی بے حد اثر ہوتا ہے۔ اسی لیے آئین اسلام نے انسانی نسل کی کامیابی و کامرانی کے مرحلہ کے یقینی حصول کے لیے زوجۂ صالحہ کے انتخاب کی سفارش کی ہے۔ اسی لیے حضرت امیر المؤمنین علیؑ نے اپنے بھائی حضرت عقیل ابن ابی طالب علیہما السلام سے فرمایا کہ میرے لیے ایک ایسی زوجہ تلاش کرو جو ان عمدہ صفات کی مالک ہو۔ وہ عرب کے نجیب و شجاع و وفادار خاندان سے ہو۔ تاکہ میں اس سے شادی کروں اور مجھے اس سے ایک ایسا فرزند نصیب ہو جو شجاع، جوانمرد اور وفادار ہو۔ حضرت عقیلؑ نے فرمایا؛ ان صفات کے مدنظر آپ فاطمہ کلابیہؑ سے شادی کر لیں۔(۱)

حضرت علیؑ کا ان شرائط کا ذکر بعینہ حضرت رسول اکرمؐ کی اس حدیث کے مدنظر دکھائی دے رہا ہے:
"كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ"(۲) ہر پیدا ہونے والا بچہ فطری طور پر اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین کی مرضی اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنائیں اور اسی بناء پر

(۱) عمدۃ الطالب ص ۳۵۷ (۲) عوالی اللئالی ج ۱ ص ۳۵، ح ۱۸

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

حقوق اولاد میں اسلام نے بیمار دایہ و بیمار مربی اور بداخلاق دودھ پلانے والی کے بچہ سپرد کرنے سے منع کیا ہے تا کہ ان کی سرایت کرنے والی بیماری و بری عادات اور بداخلاقی ان کے زیر تربیت بچوں میں سرایت نہ کرے۔ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا: "لَا تَسْتَرْضِعُوا الْحَمْقَاءَ. فَإِنَّ اللَّبَنَ يُعْدِي" (۳) احمق عورتوں کو اپنے بچوں کو دودھ پلانے کو نہ دو کیوں کہ دودھ کے اثرات ہوتے ہیں۔ اسی لیے ہر عورت اس قابل نہیں ہوتی کہ ایک نسل کی تربیت کی ذمہ داری اسے سونپی جائے اس کام کے لیے تو ایسی ماں کا ہونا ضروری ہے کہ جس کی اسلامی اصولوں پر اس طرح تربیت ہوئی ہو کہ وہ باقاعدہ اسلامی مقاصد کے مطابق ایک نسل تیار کر سکے اور وہ خالص دین محمدیؐ کے اصولوں کی پابند اور تربیت یافتہ ہو۔ پھر خصوصاً اگر کسی ایسی خاتون کی خانوادۂ عصمت و طہارتؑ میں ضرورت ہو اور اس سے آگے اس خانوادہ کے اصل و اس کے گھرانے اور ابوالآئمہؑ کے گھرانے میں ضرورت ہو تو پھر اس معدن رسالت و رحمت کی چار دیواری کے لیے اور علم و حکمت کے مرکز کے لیے تو ایسی خاتون کا ہونا ضروری تھا کہ جو ان صفات پر پوری اترنے والی ہو جو اس گھرانہ کے لیے لازم ہوں۔

حضرت یعقوبؑ نے جب حضرت یوسفؑ کو امتیازی سلوک دیا اور خصوصی توجہ دی تو فرزندان یعقوبؑ اس قدر آتش حسد میں گھر گئے کہ نزدیک تھا وہ حضرت یعقوبؑ کے گھر بار کو بھی ویران و برباد کر دیں لیکن یہ جناب ام البنینؑ کی تربیت کا اثر تھا کہ ان کے بیٹے باوجود یکہ حضرت علیؑ کو بچشم خود حسنین شریفین سلام اللہ علیہا کا خصوصی اعزاز و اکرام دیکھتے تھے، حسد تو درکنار وہ ان کی خدمت داری کو اپنے لیے فخر سمجھتے تھے جس کی زندہ مثال کربلائے معلیٰ میں اس

(۳) کافی ج۶، ص۴۳

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

وقت سامنے آئی جب شمر ملعون نے بلند آواز سے کہا کہ کدھر ہیں میرے بھانجے؟ کدھر ہیں عباسؑ اور ان کے باقی بھائی؟ لیکن ادھر سے کسی نے بھی اس ملعون کا جواب تک نہ دیا بلکہ خود امام حسینؑ نے اپنے بھائیوں کو فرمایا کہ شمر اگرچہ فاسق آدمی ہے لیکن چوں کہ وہ تمہارا رشتہ دار ہے اس لیے اس کی صلہ رحمی کے مدنظر اس کی بات بھی سنو اور اس کو جواب بھی دو۔ تو پھر جناب عباسؑ گئے اور شمر سے اس کا مقصد پوچھا۔ شمر نے کہا: اے میرے بھانجو میں تمہیں امان دینے آیا ہوں۔ جناب عباسؑ نے فرمایا: جاؤ۔ تم پر بھی اور تمہارے امان نامہ پر بھی خدا کی لعنت ہو۔ کیا تم ہمیں امان دیتے ہو اور رسول خداؐ کے فرزند کو امان نہیں ہے؟ (۴)

اگر دیکھا جائے تو وہ جناب فاطمہ زہراءؑ کی سوتن بھی تھیں لیکن کس قدر بلند فکر اور پاکیزہ قلب ہیں کہ انہوں نے حضرت زہراءؑ کے بچوں کے متاثر ہونے کی وجہ سے حضرت علیؑ سے درخواست کی کہ مجھے فاطمہؑ کہہ کر نہ بلایا کریں کیوں کہ یہ نام سن کر فاطمہ زہراءؑ کے بچوں کو اپنی والدہ گرامی کی یاد آجاتی ہے اور ان کے دل دکھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے امّ البنینؑ کہلانا پسند فرمایا۔

جب رہائی کے بعد بشیر نے مدینہ میں قافلہ اسیران کی واپسی کی منادی دی تو بی بیؑ نے اپنے بیٹے عباسؑ کی بجائے امام حسینؑ کے بارے دریافت کیا تو بشیر نے پوچھا کہ آپ نے اپنے بیٹوں کا کیوں نہیں پوچھا وہ بھی تو مارے گئے ہیں؟ تو بی بیؑ نے اپنے پاکیزہ جذبات کا اظہار اس طرح فرمایا: بشیر سنو! میرے مقدس جذبات امام حسینؑ کی شہادت کا سن کر زخمی ہو چکے ہیں، میرے چاروں بیٹے اور اس زمین و آسمان کے اندر جو کچھ بھی ہے امام حسینؑ پر قربان ہو جائیں۔ (۵)

(۴) الفتوح ج۵، ص ۱۰۴، (۵) تنقیح المقال ج ۳ ص ۷۰

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

اس بی بیؑ کا خداوند متعال کے حضور اتنا بلند مقام ہے کہ جب بھی کسی پریشان حال یا مشکلات سے دوچار شخص نے اپنی حاجت روائی کے لیے خداوند متعال کو اس بی بیؑ کا واسطہ دیا اس کی حاجت روائی ہوگئی اور مشکلات آسان ہو گئیں ۔اس بی بیؑ کے واسطہ سے جب کسی بیمار نے اپنے ربّ ذوالجلال سے شفاء طلبی کی تو اسے صحت وسلامتی نصیب ہوئی ۔

پس اے بی بی امّ البنینؑ آپ کے حضور یوں کیوں نہ کہہ دوں کہ آپؑ جوان پسر مردہ ماؤں کے لیے تسلی کا نمونہ ہیں ۔ آپؑ دکھی اور تربیت کرنے والی ماؤں کے لیے روشن چراغ ہیں ۔ یہ آپؑ ہی کے سبق کی لاج تھی کہ امامت کی حفاظت کس طرح کرتے ہیں، دین کی راہ میں قربانی کیسے دیتے ہیں اور ولایت کے مرکز کی خدمت گاری کا حق ومعیار کیا ہے ۔

ومن الله التوفيق وعليه التكلان.

اقبال حسین مقصود پوری پرنسپل جامعۃ الشیعہ کوٹ اڈو

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

تعارف

نام مبارک : فاطمہ کلابیہؑ
کنیت : امّ البنینؑ
والد گرامی : حزام بن خالد
والدہ ماجدہ: خلّہ، ثمامہ، لیلی۔ مختلف اقوال

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

والد کی طرف سے نسب

حزام بن خالد بن ربیعہ بن وحید بن کعب بن عامر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ھوازن۔

والدہ کی طرف سے نسب

ثمامہ بنت سہیل بن أبو البراء "ملاعب الأسنّة" عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب۔

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

ولادت باسعادت

ان کی تاریخ ولادت باسعادت کے بارے کسی مؤرخ کا حتمی قول موجود نہیں ہے البتہ اس طرح اندازے لگائے گئے ہیں کہ ان کے ارشد فرزند ارجمند حضرت عباسؑ کی ولادت باسعادت سنہ ۲۶ ہجری میں ہوئی اور خطیب مہدی سویج نے ان کی ولادت باسعادت کا تخمینہ ہجرت کے پانچ (۵) سال بعد کا لگایا ہے۔

امّ البنینؑ کے بزرگ دادا کا بیان

جناب ابو براء عامر بن مالک کا بیان ہے جو کہ بی بیؑ کے سلسلہ نسب کے چھٹے دادا ہیں وہ ان کے مادری بابا بھی بنتے ہیں ان کے تعارف کے لیے ضروری ہے کہ ذکر کیا جائے کہ سرزمین عرب پر حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے بعد ان کے پائے کا کوئی بہادر و شجاع شخص نہیں تھا۔ وہ ایسے جوانمرد تھے کہ ان کا لقب "ملاعب الأسنّة" تھا یعنی بہت نامور نیزہ باز۔

ان کی پہلی جنگ میں شرکت پر انہیں درار بن عمرو قیسی نے جنگ سویان میں یہ لقب دیا تھا۔ یہ سویان عرب قوم کی ایک ایسی جنگ کا نام ہے کہ جس

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

میں بنی عامر نے بنی تمیم اور بنی ضبّہ پر اور ضبّہ قبیلہ کے رئیس حسان بن وبرہ پر حملہ کیا تھا اور اس رئیس کو یزید بن صعق نے اسیر کر لیا تھا۔ اسی لیے عامر بن مالک کو اس پر حسد ہوا تو اس نے درار بن عمرو قیسی پر حملہ کر دیا۔ اور اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ عامر کو میرے سے دور کر دو۔ لیکن عامر نے اس کے فرزند کو یوں بھرپور نیزہ کا نشانہ بنایا کہ وہ زین رہوار سے نیچے آ گرا اور گھوڑے کے ایک پہلو کے ساتھ لٹک گیا۔ عامر پھر سے درار پر حملہ آور ہو گیا۔ درار نے اپنے دوسرے بیٹے کو کہا کہ عامر کو مجھ سے دور ہٹاؤ۔ عامر نے اس دوسرے کو بھی نیزہ کا مزہ چکھا دیا اور وہ بھی اپنے بھائی سے جا ملا۔ تو درار نے بے ساختہ کہا؛ حق یہ ہے کہ عامر "ملاعب الأسنّة" یعنی ماہر نیزہ باز ہے۔ بالآخر عامر کو اس جنگ میں کامیابی نصیب ہوئی۔

پھر بعد میں عامر پیاس کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ تو اس نے لبید بن ربیعہ کو کچھ نفیس اور گراں قیمت تحائف دے کر حضرت رسول اکرمؐ کی خدمت میں روانہ کیا۔ آپؐ نے وہ تحائف قبول فرمانے سے انکار کر دیا۔ کیوں کہ آپؐ کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں فرماتے تھے۔ آپؐ نے اپنے سامنے سے تھوڑی سی خاک اٹھائی اور اس میں اپنا لعاب دھن شامل فرمایا۔ لبید سے فرمایا؛ "اس مٹی کو پانی میں ملا دینا اور عامر کو پلا دینا۔" جب لبید نے عامر سے جا کر ماجرا بیان کیا تو عامر کو پہلے تو عجیب سا لگا اور خیال کیا کہ شاید حضورؐ نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے کہ تو خاک ہے۔ لیکن پھر پی لیا۔ جونہی اس نے وہ پانی پیا تو اسے صحت و شفاء نصیب ہوئی۔

لبید کا ذکر آیا ہے تو مناسب ہے کہ اس کا وہ شعر بھی ذکر کر دیں جو اس نے پڑھا اور حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ دنیا کی بہت ہی سچی بات ہے جو لبید

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

نے کہی ہے۔ یہ لبید وہی ابو عقیل ہیں جو حضرت امّ البنینؑ کے والد حزام بن خالد کے چچا تھے۔

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا سِوَى اللّٰهِ بَاطِلٌ وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مُحَالَةَ زَائِلٌ

خبردار خدا کے علاوہ سب کچھ بے کار ہے اور دنیا کی ہر نعمت کو زوال ہے۔

لبید کا عرب شعراء میں بہت بلند مقام تھا وہ جب مسلمان ہوا تو شعر کہنا چھوڑ دیا تھا اور کہنے لگا کہ جب خداوند متعال کی طرف سے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران جیسی علمی میراث ملی ہے تو اب مجھے شعر کہنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اس نے یہ منت مانی تھی کہ جب بھی باد صبا چلے گی تو میں ایک اونٹ نحر کر کے لوگوں کو کھلایا کروں گا (۶)۔ لبید کے بارے نقل ہوا ہے کہ اس نے اسلام قبول کرنے کے بعد بس ایک ہی شعر کہا جو یہ ہے؛

مَا عَاتَبَ الْمَرْءُ الْكَرِيمُ كَنَفْسِهِ وَالْمَرْءُ يُصْلِحُهُ الْجَلِيسُ الصَّالِحُ

شریف آدمی کے لیے اس کے نفس سے بڑھ کر کوئی سرزنش کرنے والا نہیں ہوتا ہے اور انسان کو اس کا اچھا ساتھی بھی اصلاح کر دیتا ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ یہ شعر بھی اسی لبید کا ہے؛

الْحَمْدُ لِلّٰهِ إِذْ لَمْ يَأْتِنِي أَجَلِي حَتَّى لَبِسْتُ مِنَ الْإِسْلَامِ سِرْبَالًا

تمام تعریفیں اللہ تعالی کی ہیں کہ مجھے اس وقت تک موت نہ دی جب تک کہ میں نے اسلام کو اپنا لباس نہ بنا لیا۔

صاحب اعلام نے اس کا ایک یہ شعر بھی نقل کیا ہے جو سبعہ معلقہ میں بھی تھا؛

عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا فَمُقَامُهَا بِمِنًى تَأَبَّدَ غَوْلُهَا فَرِجَامُهَا

گھر اور آبادیاں پرانی ہو گئیں اور منیٰ سے ان کے نشانات مٹ گئے۔ اب ان کی آبادیاں وحشتناک بن گئیں اور ان کے قبرستان بھی وحشتناک ہو گئے۔

(۶) تنقیح المقال ج ۲، ص ۴۳

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

لبید کی عمر ایک سو چالیس تھی اور اس نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس طرح شعر کہا؛

وَلَقَدْ سَئِمْتُ مِنَ الْحَيَاةِ وَطُولِهَا وَسُؤَالِ هَذَا النَّاسِ كَيْفَ لَبِيدُ؛

اور میں زندگی کی درازی سے مایوس ہو گیا ہوں اور دکھی ہوں کہ اب لوگ پوچھتے ہیں لبید کا کیا حال ہے؟

اور فخریہ اشعار میں سے ایک یہ تھا؛

يَا وَاهِبَ الْخَيْرِ الْجَزِيْلِ مِنْ سَعَةٍ   نَحْنُ بَنُو أُمِّ الْبَنِيْنِ الْأَرْبَعَةِ

اے وہ ذات (خداوند متعال) جو اپنی تونگری سے بہت زیادہ بخشش فرماتا ہے۔ہم جناب امّ البنین چار بیٹوں کی ماں کے فرزندان ہیں۔

القصہ: میرا یہ خیال ہے کہ جو خاک حضرت رسول اکرمؐ نے عامر کو بھیجوائی تھی شاید اس میں یہ راز ہو گا کہ عامر کی نسل سے ایک خاتون ہوں گی جو امیر المؤمنین علیؑ کی زوجہ ہوں گی اور ان کی پاکیزہ گود سے سالار شہیدان کربلا کے ہمراہ ایک باوفا فرزند عباسؑ ہوں گے۔

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

ازدواج مبارک

روایات میں ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنے بھائی حضرت عقیلؑ کو بلایا اور فرمایا آپ عرب کے حسب ونسب سے آگاہ ہیں میرے لیے ایک ایسی خاتون کا رشتہ تلاش کریں جو ایسے قبیلہ سے ہو جس کے مرد بہادر اور جوانمرد ہوں کہ خداوند متعال مجھے اس سے ایک ایسا بہادر جوانمرد بیٹا عطا فرمائے جو بے مثال ہو۔ تو جناب عقیلؑ نے فرمایا؛ پس آپ فاطمہ کلابیہؑ سے شادی کر لیں کیوں کہ اقوام عرب میں بنی کلاب سے بڑا کوئی شجاع و بہادر و وفادار قبیلہ نہیں ہے (۷)۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنینؑ کی رضا مندی کے بعد حضرت عقیلؑ نے خواستگاری کی تیاریاں شروع کر دیں۔

وضاحت: بعض مؤرخین کا اشتباہ ہے کہ جناب سیدہ کونین فاطمہ زہراءؑ کے بعد حضرت علیؑ کی شادی حضرت امّ البنینؑ سے ہوئی جو کہ درست نہیں ہے کیوں کہ آپ کی دوسری شادی جناب امامہؑ سے ہوئی تھی جو کہ جناب سیدہؑ نے اپنی وصیت میں انہیں یہ کہہ کر نامزد کیا تھا کہ وہ میرے بچوں کے ساتھ دلسوزی کے ساتھ محبت اور پیار کرتی ہیں اور خوب نگہداری کرتی ہیں۔

(۷) عمدۃ الطالب ج۱، ص۲۷، اعیان الشیعہ ج۸ ص۳۸۹

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

پس جب حضرت عقیلؑ کو روانہ کیا گیا اور انہوں نے جا کر جناب حزام بن خالد سے خواستگاری کی تو انہوں نے فراخ دلی اور خندہ پیشانی سے اس خواستگاری کو قبول فرمایا اور اسے اپنے لیے افتخار قرار دیتے ہوئے کہا کہ مجھے اگر علیؑ جیسا داماد ملے تو اس سے بڑھ کر اور کیا افتخار ہو گا؟ جب درون خانہ بات پہنچی اور خود حضرت امّ البنینؑ سے اس بارے پوچھا گیا کہ کیا آپ راضی ہیں کہ حضرت علیؑ آپ کے شوہر ہوں اور آپ ان کی زوجہ ہوں؟ تو بی بیؑ اگرچہ اپنے شرف وحیاء کے باعث بظاہر تو خاموش تھیں لیکن دیکھنے والی خواتین دیکھ رہی تھیں کہ آپ کے پورے قیافہ کی نس نس سے خوشی وشادمانی کے آثار نمایاں تھے اور آپ کا رخ انور آپ کی قلبی خوشی کا عکاس تھا اور بی بیؑ کو حق تھا کہ انہیں خوشی ہو کیوں کہ وہ جانتی تھیں کہ علیؑ ایسے شوہر ہوں گے کہ جن میں یہ صفات بدرجہ کمال موجود ہیں۔ ان کی آنکھیں حیاء سے مزّین ہیں تو ان کے ہاتھ اسلامی اقدار کی طاقت ہیں۔ ان کے قدموں میں استقامت وعدالت ہے اور ان کا قلب مبارک نور ایمان، نور قرآن اور نور محمدی سے بھرا ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ بی بیؑ خود بھی جناب فاطمہ زہراءؑ کی ہمنام ہیں۔ بی بیؑ نے اپنے ٹھان لی تھی کہ جب تک زندگی ہے میں حسنین علیہما السلام کی ان کی حقیقی ماں بن کر رہوں گی اور پھر یہی تصور ذہن میں لیے اور دل میں اسی جذبہ کے ساتھ انہوں نے دہلیز عصمت وطہارت میں دلہن بن کر قدم رکھا۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

امّ البنینؑ اور فرزندان فاطمہ زہراءؑ

بی بیؑ نے اس گھر میں آتے ہی وفاداری کا بلند معیار اپنا لیا۔ حسنین شریفین علیہما السلام بیمار ہوتے تو ساری ساری رات جاگ کر ان کی تیمارداری میں ایک ماں کی طرح گزار دیتی تھیں۔ بی بیؑ نے جب بھی ان کا سامنا کیا خندہ روئی اور خندہ پیشانی کا مظاہرہ فرمایا۔ محبت آمیز لہجہ کے ساتھ شفقت مادری بھری گفتگو فرمائی۔ اپنے خوش اخلاقی کے رویہ سے فرزندان و دختران زہراءؑ کے دل جیت لیے۔ حتی کہ روایات میں ملتا ہے کہ اس بی بیؑ کے کمال محبت کے رویہ کے پیش نظر جناب زینبؑ خصوصی اہتمام کے ساتھ ان کے گھر ان کی ملاقات کے لیے تشریف لے جاتی تھیں اور ہمیشہ تہہ دل سے ان کا احترام کرتی تھیں۔

اس روش کو جناب شہید اوّلؒ نے اپنے مجموعہ میں کچھ اس طرح نقل فرمایا ہے؛ حضرت امّ البنینؑ کی عظمت و باوفا شخصیت کے پیش نظر حضرت زینبؑ جب کربلا اور شام سے واپس آئیں تو خود ہی اپنی اس مہربان ماں کے پاس

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

چلی گئیں اور پھر یہ بی بیؑ کا معمول کہ دکھ سکھ کے حالات اور عیدین کے ایام وہ انہی کے پاس جایا کرتی تھی۔" (۸)

(۸) زینب کبریٰ از شہید اول ص ۲۵

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

اولادِ امّ البنینؑ

آنجنابؑ کے فرزندوں کی تعداد ان کے اسامی گرامی کے ساتھ یوں ہے؛
عباسؑ، جعفرؑ، عبداللہؑ اور عثمانؑ۔
مندرجہ ذیل معتبر کتب میں بھی اس طرح مذکور ہے؛
ارشاد المفید، جمہرۃ النسب کلبی، تاریخ ابو الفداء، اِعلام الوریٰ، المناقب، الکامل فی التاریخ، تاریخ یعقوبی، تاریخ ابن الوردی، تاریخ ابن بطریق، الفصول المھمّۃ، الاصابۃ، الطبقات الکبریٰ، مآثر الاناقۃ، کفایۃ الطّالب، عمدۃ الطّالب، مطالب السؤول وغیرہ البتہ ابن ابی الحدید نے اپنی شرح نہج البلاغہ میں عثمان کی جگہ عبدالرحمن لکھا ہے۔
اس معظّمہ بی بیؑ کے بطن مبارک سے کسی دختر کا ذکر کسی کتاب میں وارد نہیں ہوا۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

امّ البنینؑ اور شہادت امیر المؤمنینؑ

حضرت امیر المؤمنین علیؑ کی زندگی کی ہر شب اگرچہ ہمیشہ عبادت و ذکر خداوندی سے معمور رہی لیکن انیس رمضان المبارک کی شب کی کوئی اپنی علیحدہ خصوصیت تھی آپؑ نے ساری رات جاگ کر گزاری اور گاہے گاہے آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھتے اور فرماتے تھے: وَاللهِ ما کَذبتُ ولا کُذِّبتُ، واِنّھَا اللَّیلَۃُ الَّتی وُعِدتُ بِھا بخدا قسم نہ میں جھوٹ کہہ رہا ہوں اور نہ ہی خبر دینے والے نے جھوٹ بولا ہے۔ یقیناً یہ وہی شب ہے جس کا میرے ساتھ وعدہ ہوا ہے۔(۹)

جناب امّ البنینؑ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا؛ مولا آپؑ کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا یہ رات شب قدر ہے؟ تو آپؑ نے جواب دیا کہ آپؑ کے لیے ضروری نہیں کہ سوال کریں۔ بس میں آپؑ سے سفارش کرتا ہوں کہ میرے بیٹے عباسؑ کا خاص خیال رکھنا اور اسے تاکید کرنا کہ وہ اس دن جب میرا حسینؑ اکیلا ہو تو اسے تنہا نہ چھوڑے اور اس بات کو فراموش نہ کرے کہ یہ میری سفارش ہے۔

بی بیؑ فرماتی ہیں کہ پھر جونہی انیس رمضان المبارک کی فجر کی سفیدی

(۹) بحار الانوار ج ۴۲، ص ۲۳۸

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

نمودار ہوئی تو آپؑ گھر سے مسجد کی طرف روانہ ہوئے اور آپؑ کے لبوں پر یہ اشعار رواں تھے؛

اُشْدُدْ حَيَازِيمَكَ لِلْمَوْتِ   فَإِنَّ الْمَوْتَ لَاقِيكَ

اے علیؑ موت کے لیے کمر باندھ لو۔ اب بے شک آپکی موت سے ملاقات ہونے والی ہے۔

وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ   إِذَا حَلَّ بِوَادِيكَ

اور موت سے نہیں گھبراتے جب کہ وہ آپ کی وادی حیات میں آاتری ہے۔

پس آپؑ کے یہ اشعار سن کر مجھے احساس ہونے لگا کہ اب آپؑ کی جدائی کے اوقات ہو رہے ہیں۔ اور میرے دل میں ایک غم کا بے پناہ سمندر موجزن ہو گیا اور اس قدر گھبرائی کہ میری آنکھوں سے ایک اشکوں کا سیل رواں آمڈ آیا۔ لیکن میں یہ سوچ رہی تھی کہ اب کیا ہو گا اور اب میں کیا کروں گی؟ مجھے کچھ نہیں سوجھتا تھا۔

ادھر جب حضرت امیرؑ مسجد میں وارد ہوئے تو گلدستہ آذان پر خود آذان پڑھی اور پھر مسجد میں موجود نمازیوں کو بیدار کیا اور مشغول نماز ہو گئے۔ نماز ہی کی حالت میں آپ پر عبد الرحمن ابن ملجم مرادی ملعون نے زہر آلود شمشیر کا ظالمانہ وار کیا اور آپؑ کی پیشانی مبارک زخمی ہو گئی اور گہرا زخم لگا۔

آپؑ نے اس حالت میں بلند آواز سے فرمایا: "فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ"۔ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا ہوں اور پھر اسی وقت زمین و آسمان کے درمیان حضرت جبرئیلؑ کی صدا بلند ہوئی: "تَهَدَّمَتْ وَ اللهِ أَرْكَانُ الْهُدَى قُتِلَ عَلِيُّ الْمُرْتَضَى." بخدا قسم ہدایت کے ارکان گر گئے۔ علی المرتضیٰؑ شہید ہو گئے۔

ادھر سے جناب ام البنینؑ کی صدائیں بلند ہوئیں واویلا۔۔۔ وارث

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

انبیاء، سید الاوصیاء، ہادی برحق دین خدا اور روئے زمین کے بلند پایہ سجدہ گذار! اے میرے مولاؑ! اے میرے مولاؑ شہید ہو گئے۔

اس وقت آپؑ کے حرم مطہر میں چار بیویاں موجود تھیں؛ جناب امّ البنینؑ، جناب امامہؑ، جناب لیلیٰ تمیمیؑ اور جناب اسماء بنت عمیسؑ۔ (۱۰)

(۱۰) تذکرۃ الخواص ص ۱۶۸، کشف الغمہ ج ۱، ص ۴۴۲

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

امّ البنینؑ اور سفر امام حسینؑ

مدینہ منورہ میں جب ولید بن عقبہ نے حضرت امام حسینؑ کو یزید کی بیعت کے لیے بلوایا اور آپؑ رات کے وقت اس کے پاس تشریف لے گئے اور ولید سے پوچھا کہ تو نے مجھے کس لیے بلوایا ہے؟ ولید نے اپنا مدعا بیان کیا کہ یزید کی بیعت کے لیے بلوایا ہے ۔تو امام حسینؑ نے ادھر ہی اسے یوں جواب دیا کہ کیا تجھے نہیں معلوم کہ ہم خاندان نبوتؐ ہیں اور معدن رسالتؐ ہیں ۔ ہمارے ہی گھرانے میں ملائکہ کی آمد و رفت جاری رہتی ہے ۔ہم نزول رحمت کا مرکز ہیں ۔خداوند متعال نے ہمارے وسیلہ سے تخلیق کائنات کا آغاز فرمایا اور ہم پر ہی کائنات کی انتہاء ہوگی ۔جب کہ یزید فاسق و فاجر، شرابخوار، خونخوار اور علی الاعلان فسق و فجور انجام دینے والا شخص ہے ۔واضح رہے کہ میری جیسی شخصیت اس کی بیعت نہیں کرسکتی اور نہ اس جیسے کی ۔(۱۱)

پھر آپؑ نے مدینہ منورہ چھوڑ کر عراق جانے کا ارادہ فرمالیا ۔اور اپنے خاندان کے برجستہ افراد اور باعظمت خواتین کو ساتھ لیا ۔جب ترک مدینہ کے لیے آمادہ ہوئے تو اہل مدینہ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ امام حسینؑ کدھر جارہے ہیں؟ کیا حج کا ارادہ ہے؟ تو پھر ساتھ اتنا ساز و سامان اور ہتھیار کیوں

(۱۱) الفتوح ج۵، ص۱۳

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

لے جا رہے ہیں؟ اور اگر سفر تجارت ہے تو پھر مستورات کو کیوں ہمراہ لیا ہے؟ تو بتایا گیا کہ آپؑ بنی امیہ کے انحراف اور لوگوں کے بے راہ روی کے انداز کی اصلاح کرنے جا رہے ہیں۔ تو ساتھ جانے کے لیے لوگوں میں شوق وشور وغل پیدا ہوا جب کہ بعض آپؑ کو نصیحت کرنے آئے کہ مولا! آپؑ عراق نہ جائیں۔ لیکن آپؑ نے اپنے مصمم ارادہ کو ترک نہ فرمایا۔

اس وقت حضرت امّ البنینؑ کی یہ حالت تھی کہ بی بیؑ نے اپنے پیارے فرزند ابو الفضل العباسؑ کے چھوٹے بیٹے عبید اللہؑ کو اٹھایا ہوا تھا اور اسے دلداری فرما رہی تھیں اور سفر پر جانے والوں کو بار بار تاکید فرما رہی تھیں کہ دل و جان سے مولا حسینؑ کا بھرپور ساتھ دینا اور آپؑ کو کبھی تنہا نہ چھوڑنا اور آپؑ کے تمام امور میں فرمانبرداری کرنا۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

امّ البنینؑ اور حدیث امّ سلمیٰؑ

اس حدیث میں کربلا معلّیٰ کی اس مٹی کا حوالہ ہے جو رسول اکرمؐ نے اپنی زوجہ مکرمہ حضرت امّ سلمیٰؑ کو دی تھی یہ وہ مٹی تھی جو حضرت امام حسینؑ کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر حضرت جبرئیلؑ نے مبارک بادی کے بعد آنحضورؐ کو کربلا سے لا کر دی تھی اور کہا تھا کہ یہ اس سرزمین کی مٹی ہے جہاں آپؐ کا فرزند جور و ستم کے ساتھ شہید کر دیا جائے گا اور آپؐ نے حضرت امّ سلمیٰؑ کو یہ کہہ کر دی تھی کہ اسے محفوظ کرلو۔ جب امام حسینؑ شہید ہوں گے تو یہ مٹی خون بن جائے گی اور پھر اسی طرح سے امام حسینؑ نے بھی مدینہ سے کوچ کرتے وقت ادھر سے (کربلا معلّیٰ) مٹی اٹھا کر حضرت امّ سلمیٰؑ کو دی تھی اور فرمایا تھا کہ جب میری شہادت ہوگی تو یہ مٹی خون بن جائے گی۔

کاروان مدینہ منورہ سے روانہ ہوا مکہ مکرمہ سے ہوتا ہوا کربلا معلّیٰ پہنچا۔ آپؑ کے مکہ مکرمہ اور کربلا معلّیٰ کے راستہ کے دوران کچھ یاران باصفا و باوفا بھی آپؑ کے ہمراہ ہوتے گئے؛ جیسے زہیر ابن قینؑ اور کچھ کوفہ سے نکل کر آپؑ سے آملے جیسے حبیب ابن مظاہرؑ اسدی۔ جناب حرؑ نے اگرچہ راستہ روکا تھا

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

لیکن بعد میں قسمت جاگ اٹھی اور وہ بھی آپؑ سے آملے ۔ اور پھر روز عاشور جنگ کا آغاز ہوگیا ۔ امام حسینؑ کے ہمراہ تشنگان شہادت نے راہ خدا میں تن دھڑ کی بازی لگا دی اور اپنے عقیدہ ونظریہ وایمان کا بھرپور ثبوت دیا ۔ اور وہ زمین کہ جو تشنگان آب پر آنسو بہا رہی تھی انہیں کے خون سے سیراب ہوگئی ۔ خاندان مرتضیٰؑ کے پاکیزہ پھول صحرا میں بکھر کر اسے خوشبو سے معطر کر گئے بدن اطہر جگر گوشۂ بتولؑ اگرچہ چمکتی تلواروں اور دمکتے نیزوں سے پارہ پارہ ہوگیا تاہم وہ ایک ہمیشہ رہنے والا فکر وحریت کا باب چھوڑ گیا اور یہ داستان ہر آزادی خواہ نسل کے لیے یادگار بن گئی ۔

مقتل ابی مخنف سے نقل ہوا ہے کہ حضرت امّ سلمٰیؑ نے وہ خاک کربلا ایک شیشی میں محفوظ کر لی تھی ۔ اور ہر نماز کے بعد اس کی زیارت کرتی تھیں اور پھر جب سانحہ عظمیٰ شہادت امام حسینؑ واقع ہوا تو اس دن جب بی بیؑ نے اس مٹی کو دیکھا تو اس سے خون ابل رہا تھا ۔ پس بی بیؑ کی بے بس چیخ نکل گئی واحسیناہ ہائے میرے حسینؑ اور حضرت امّ البنینؑ بھی آگئیں اور پھر ماتم ونوحہ کی صدائیں بلند ہونے لگیں ۔ اے دلبند بتولؑ و رسولؐ، اے فرزند علیؑ و زہراؑ ۔ ۔ ۔ پھر بنی ہاشم کی عورتیں بھی آگئیں ۔ مدینہ کی فضاء سوگوار ہوگئی، ہر آنکھ اشکبار ہوگئی اور بھرے مدینہ میں آہ و بکاء کی آوازیں بلند ہوئیں ۔ ۔ ۔ واحسیناہ واحسیناہ ۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

امّ البنینؑ اور بشیر بن جذلم

جب اسیران کربلا شام سے واپس کربلا لوٹے اور دل کھول کر ماتم و عزاداری برپا ہوئی اور حکم امامؑ سے کربلا سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے ان دکھی دل ستمدیدہ پردیسیوں کو مدینہ منورہ کی آبادیوں کے آثار نظر آئے تو بشیر بن جذلم جو شام سے ہی قافلہ کا ساربان تھا، روایت کرتا ہے کہ حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین علیہما السلام نے اپنی سواری کو روک دیا اور اترے اور مستورات کو بھی اتارا۔ ادھر ہی خیمہ زن ہو گئے اور چادر زمین پر بچھائی اور خاک نشین ہو گئے۔ مجھے بلایا اور فرمایا؛"اے بشیر! خداوند متعال تیرے باپ پر رحم کرے وہ اچھے شاعر تھے کیا تجھے بھی کچھ شعر آتے ہیں؟" میں نے عرض کیا؛ ہاں اے فرزند رسولؐ! میں بھی قدرے شاعری کر لیتا ہوں۔ تو آپؑ نے فرمایا؛ تو جاؤ اور مدینہ بھر میں اہل مدینہ کو اپنے انداز میں شہادت امام حسینؑ کی خبر دو۔ اور یہ بھی بتادو کہ وہ قافلہ جو مدینہ منورہ سے چلا تھا واپس آ گیا ہے۔

بشیر کہتا ہے کہ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنا رہوار تیز تیز بھگاتا ہوا مسجد نبوی کے دروازے پر آ رکا۔ تو بے تحاشہ میری صدائے گریہ اپنے آپ

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

بلند ہوگئی اور میں اس طرح اشعار پڑھنے لگا؛

یَا أَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ بِهَا   قُتِلَ الْحُسَیْنُ فَأَدْمُعِي مِدْرَارُ

اے اہل مدینہ اب یہ شہر تمہارے رہنے کے قابل نہیں رہا کیوں کہ امام حسینؑ شہید ہو گئے ۔ اٹھو اور رونا شروع کرو ۔

اَلْجِسْمُ مِنْهُ بِكَرْبَلَاءَ مُضَرَّجٌ   وَالرَّأْسُ مِنْهُ عَلَى الْقَنَاةِ یُدَارُ

ان کا بدن اطہر کربلا میں خاک وخون میں غلطان ہے اور ان کا سر اقدس نیزوں پر سوار کر کے پھرایا جا رہا ہے ۔

بشیر کہتا ہے کہ میرا اعلان سن کر پردہ نشین عورتیں اپنے گھروں سے باہر نکل پڑیں اور اپنے سروں کے بال کھول دیئے اور اپنے چہروں پر ماتم کرنا شروع کر دیا ۔ اور اونچی اونچی آواز سے رونے لگ گئیں ۔ میں نے اپنی زندگی میں اس طرح نالہ وفریاد اور آہ وبکاء کا نظارہ پہلی بار کیا ۔ اسی اثناء میں حضرت امّ البنینؑ نے مجھے مخاطب فرمایا اور پوچھا کہ اے بشیر مجھے میرے حسینؑ کی کوئی خبر دو ۔ بشیر کہتا ہے کہ میں نے انہیں ان کے چاروں بیٹوں کی موت کی خبر دی اور احوال سنانا شروع کر دیئے ۔ تو بی بیؑ نے فرمایا کہ بشیر میرا سینہ پھٹ رہا ہے ۔ میرے چاروں بیٹے اور زمین و آسمان کے اندر خزانے سب امام حسینؑ پر قربان جائیں ۔ تم مجھے میرے مولا حسینؑ کی خبر دو ۔ تو میں نے کہا کہ بی بیؑ خدا آپ کو امام حسینؑ کی اس قدر بلند محبت کا اجر دے ۔ صبر کریں امام حسینؑ بھی شہید ہو گئے ہیں ۔ بی بیؑ نے فرمایا کہ اگر میرے چاروں بیٹے مارے جاتے اور امام حسینؑ زندہ رہتے تو میرے لیے ان بیٹوں کا غم کوئی زیادہ نہ ہوتا ۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

امّ البنینؑ اور عزاداری

حضرت امام حسینؑ کی شہادت اور اسیران اہل بیتؑ کی واپسی کے بعد امّ البنینؑ کا گھر تو عزا خانہ بن گیا۔ محلہ بنی ہاشم کی خواتین جمع ہو جاتی تھیں اور پھر امام حسینؑ اور باقی شہدائے کربلا کی یاد میں گریہ و ماتم ہوتا تھا۔ جناب امّ البنینؑ اور حضرت امّ سلمٰیؑ بھی شریک غم ہوتی تھیں اور قاتلان امام حسینؑ پر لعنت کرتی تھیں اور غم انگیز مرثیہ پڑھتی تھیں۔ حضرت عقیلؑ کی بیٹی جناب امّ لقمانؑ یوں مرثیہ پڑھتی تھیں؛

مَاذَا تَقُوْلُوْنَ إِذْ قَالَ النَّبِيُّ لَكُمْ مَاذَا فَعَلْتُمْ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ

لوگوں جب تمہیں نبی اکرمؐ پوچھیں کہ یہ تم نے کیا کیا تم تو آخری امّت کے لوگ تھے تو تم ان کا کیا جواب دو گے؟

بِعِتْرَتِي وَبِأَهْلِي بَعْدَ مُفْتَقَدِي مِنْهُمْ أُسَارَى وَمِنْهُمْ ضُرِّجُوا بِدَمِ

میری عترت کے ساتھ اور میری اہل کے ساتھ میرے بعد کہ ان میں سے کچھ اسیر ہیں اور کچھ خون میں غلطاں ہیں۔

مَا كَانَ هَذَا جَزَائِي إِذْ نَصَحْتُ لَكُمْ أَنْ تَخْلُفُوْنِي بِسُوْءٍ فِي ذَوِي رَحِمِي

یہ جو میں نے تمہیں بھلائی کا سبق دیا اس کی یہی جزا تھی کہ تم میرے بعد میری

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

ذرّیت سے بدسلوکی کرو۔

جب حضرت ابوالاسود دوئلیؒ نے یہ اشعار سنے تو کہنے لگے: جی بی بیؑ ہمارا یہی جواب ہوگا کہ ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر آپؑ ہمیں معاف نہ کریں اور ہم پر رحم نہ کریں تو ہم خسارے والوں سے ہوں گے۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

حضرت زینبؑ کا امّ البنینؑ کو پرسہ

جنابِ زینبؑ نے جناب امّ البنینؑ کو اس طرح پرسہ دیا۔ جب تیرے عباسؑ نے دیکھا کہ اب بنی ہاشم سے کوئی باقی نہ بچا اور سبھی شہادت کا جام نوش کر چکے ہیں تو انہوں نے اپنے باقی تین بھائیوں کو بلایا اور میدان جانے کا اور امام حسینؑ پر قربان ہونے کا حکم دیا اور فرمایا کہ آگے بڑھو تا کہ رسول اکرمؐ کی پیروی کرنے والوں میں شمار ہو جاؤ۔ تو بی بیؑ آپ کے بیٹے جناب عبداللہؑ اجازت لے کر میدان گئے اور یوں رجز پڑھے کہ لوگ حیران ہو گئے اور پھر اپنے بھائی کی آنکھوں کے سامنے جام شہادت نوش فرمایا۔ پھر جناب جعفرؑ آگے بڑھے۔ انہیں خولی ملعون نے پیشانی میں تیر مارا اور آنکھوں میں بھی تیر لگے اور وہ شہید ہو گئے۔ پھر آپؑ کے تیسرے فرزند جناب عثمانؑ میدان میں آئے۔ بھائی حسینؑ کی حمایت میں مبارزہ کیا۔ انہیں بھی خولی ملعون نے پیشانی میں تیر مارا اور وہ بھی شہید ہو گئے اور بھائی کے سامنے بنی ریان کے ایک ملعون نے ان کا سر اقدس تن اطہر سے جدا کیا۔

وہ لحظہ تو قیامت کا تھا جب آپ کے فرزند عباسؑ نے اپنے مولا حسینؑ سے اجازت طلب کی تو امام حسینؑ رونے لگ گئے بالآخر بچوں کی پیاس کے لیے

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

ان کو پانی لانے کا حکم دیا۔ حضرت عباسؑ نہر فرات کی طرف چلے اور پہلے تو ان ظالموں کو وعظ و نصیحت کی اور پھر بتایا کہ میں اگر پانی لینا چاہوں تو لے کر دکھاؤں گا لیکن ان ظالموں پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اور ادھر سے خیام سے بچوں کی العطش العطش کی آوازیں آ رہی تھی جو حضرت عباسؑ کے لیے نا قابل برداشت تھا۔ فرزند حیدر کرارؑ نے شمشیر برّاں سے ان اشقیاء پر حملہ کر دیا اور فرات کا کنارا خالی کروا لیا اور بڑے فاتحانہ انداز میں گھوڑا دریائے فرات میں اتار دیا، پانی سے مشکیزہ پُر کیا اور پھر ہاتھوں پر پانی اُٹھایا اور اُدھر سے امام حسینؑ اور بچوں کی پیاس یاد آ گئی۔ پس وہ اشعار پڑھتے ہوئے پانی گرا کر باہر نکل آئے اور فرماتے تھے کہ اے عباسؑ تیرا امام پیاسہ ہے تو پانی نہیں پی سکتا۔ اے عباسؑ امام حسینؑ کے بعد بھلا کیا زندگی ہے؟ جا! بھائی پر قربان ہو جا اور پھر نہر فرات سے نکل آئے۔

فوج اشقیاء نے ان کا راستہ روک لیا اور ہر طرف سے محاصرہ کر لیا۔ جناب عباسؑ نے ان نامراد لوگوں کا ڈٹ کر جوانمردی سے مقابلہ کیا حتّٰی کہ نوفل بن ارزق نے آپؑ کے دائیں بازو پر وار کیا اور آپؑ کا دایاں بازو کٹ گیا۔ آپؑ نے جلدی سے مشکیزہ کو بائیں بازو پر ڈالا۔ پھر آپؑ کا بایاں بازو بھی کٹ گیا تو آپؑ نے مشکیزہ اپنے دندان مبارک میں تھام لیا۔ ایک تیر آیا اور ان کے مشکیزہ میں پیوست ہو گیا اور مشکیزہ کا پانی گر گیا۔ ایک تیر آپؑ کے سینہ مبارک میں لگا۔ کسی ظالم نے سنگین آہنی گرز کا سر پر وار کیا اور آپؑ زین رہوار سے زمین پر آ گئے اور آواز دی بھائی حسینؑ میری مدد کیجئے۔ جب حضرت حسینؑ اپنے بھائی کے لاشہ پر آئے اور دیکھا کہ وہ زمین پر گرے ہوئے ہیں تو فرمایا: "اَلآنَ انکَسَرَ ظَھرِی" عباسؑ اب میری کمر ٹوٹ گئی، "وقلّت

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

جیلّتی" اور میرے مان ختم ہو گئے۔

اور پھر صدائے گریہ و نالہ بلند ہوئی۔ تمام شریک پرسہ خواتین حضرت امّ البنینؑ کو تسلی اور پرسہ دیتی تھیں اور کہتی تھیں؛ امّ البنینؑ آفرین! آپؑ نے کیسے فرزند پالے ہیں۔ وہ فرماتی تھیں کہ اب مجھے امّ البنین نہ کہا کرو اور مجھے میرے شیر بیٹوں کی یاد نہ دلایا کرو۔ ایک زمانہ تھا کہ میں امّ البنینؑ تھی اور اب تو بیٹے ہی نہ رہے۔ پس پوری محفل صدائے گریہ سے بھر گئی اور بلند بلند رونے کی آوازیں آنے لگیں۔

جناب زینبؑ نے فرمایا؛ اے حسینی عزادارو! اے امّ البنینؑ کے پرسہ دارو! اب اپنی اپنی حاجات طلب کرو۔ کیوں کہ عزاداری کے اس مرحلہ میں بخدا قسم یہ وقت حاجت روائی کا ہے۔ پس تمام خواتین کے ہاتھ گریہ وزاری کے ساتھ آسمان کی طرف بلند ہو گئے اور جناب زینبؑ نے یوں دعا کروائی؛ پروردگارا! ان روتی آنکھوں کا واسطہ اور اپنی حبیبہ امّ البنینؑ کی مجلس میں ان کے فرزندوں کے غم میں رواں اشکوں کے صدقے ان حاجت مندوں کی حاجت روائی فرما۔

اسی محفل میں ایک خاتون وزیرہ نامی بھی تھی جس کی آنکھوں سے ایک سیل اشک رواں تھا اور صدائے گریہ اس کے گلوگیر تھی۔ آہستہ آہستہ یوں کہہ رہی تھی؛"خداوندا! تجھے امّ البنینؑ کا واسطہ مجھے صاحب اولاد فرما۔ اگر بچہ ہوا تو اس کا نام علی رکھوں گی اور اگر بچی ہوئی تو اس کا نام فاطمہ رکھوں گی اور ہر سال روز عاشور میں سیاہ لباس پہنوں گی۔

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

امّ البنینؑ کے مرثیے

امّ البنینؑ کو کربلا کے واقعہ نے مرثیہ خواں بنا دیا تھا۔ ان کے قلبی تأثرات خود بخود اشعار کا روپ دھار لیتے تھے۔ وہ کسی شاعری کی نہیں بلکہ اپنے تأثرات کی خود شاعری فرماتی تھیں۔

ان کے مرثیہ کے اشعار سے ایک ایسا شعر ہے جو ابوالحسن اخفش نے اپنی کتاب "شرح الکامل" میں نقل کیا ہے۔ بی بی معظّمہؑ روزانہ صبح سویرے جنت البقیع میں جاتی تھیں اور ادھر بیٹھ کر شہدائے کربلا خصوصاً اپنے بیٹے عباس علمدارؑ کا مرثیہ پڑھتی تھیں۔ وہ نہایت سوز و گداز سے نوحہ سرائی فرماتی تھیں اور وہ اپنے بیٹے عباس علمدارؑ کے فرزند عبید اللہؑ کو بھی ساتھ لاتی تھیں۔ وہ جب نوحہ پڑھتی تو مدینہ منورہ کے لوگ ادھر کھڑے ہو کر ان کا نوحہ سنتے اور گریہ کرتے تھے حتّٰی کہ مروان بن حکم بھی سنتا تھا اور سب زار و قطار گریہ کرتے تھے۔ بی بیؑ کے مرثیہ کے اشعار؛

يَامَنْ رَأَى الْعَبَّاسَ كَرَّ عَلَى جَمَاهِيرِ النَّقد

اے لوگو! جنہوں نے بھیڑ صفت شامیوں کے لشکر پر میرے عباسؑ کا حملہ دیکھا ہوگا۔

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

وَوَرَاهُ مِنْ أَبْنَاءِ حَيْدَرَ كُلُّ لَيْثٍ ذِي لَبَدٍ
اور ساتھ ہی حیدار کرارؑ کے دوسرے بیٹوں کو بھی دیکھا ہوگا جو کہ میدان شجاعت کے وہ شیر تھے جو میدان چھوڑنے والے نہ تھے۔

أُنْبِئْتُ أَنَّ ابْنِي أُصِيبَ بِرَأْسِهِ مَقْطُوعَ يَدٍ
مجھے خبر دی گئی ہے کہ جب میرے بیٹے کے سر پر گرز لگا اس کے ہاتھ کٹ چکے تھے۔

وَيْلِي عَلَى شِبْلِي أَمَالَ بِرَأْسِهِ ضَرْبُ الْعَمَدِ
ہائے میرا جوان بیٹا! جسے گرز کی ضرب نے سر کے بل گرا دیا۔

لَوْ كَانَ سَيْفُكَ فِي يَدَيْكَ لَمَا دَنَى مِنْهُ أَحَدٌ
اے کاش! اگر تیری تلوار تیرے ہاتھ میں ہوتی تو پھر دیکھتی کون تیرے سامنے آتا۔

پھر اپنے چاروں بیٹوں کا ملا کر مرثیہ پڑھتی تھیں؛

لَا تَدْعُوِنِّي وَيْكِ أُمَّ الْبَنِينَ ۔۔۔ تُذَكِّرِينِي بِلُيُوثِ الْعَرِينِ
افسوس ہو تم پر! اب مجھے امّ البنین نہ بلایا کرو اور مجھے میرے شیروں کی یاد نہ دلاؤ۔

كَانَتْ بَنُونَ لِي أُدْعَى بِهِمْ ۔۔۔ وَالْيَوْمَ أَصْبَحْتُ وَلَا مِنْ بَنِينَ
میں ان کے ہوتے ہوئے بیٹوں کی ماں کہلاتی تھی اور اب یہ حال ہے کہ میرے بیٹے نہیں ہیں۔

أَرْبَعَةٌ مِثْلُ نُسُورِ الرُّبَى ۔۔۔ قَدْ وَاصَلُوا الْمَوْتَ بِقَطْعِ الْوَتِين
میرے چار بیٹے تھے وہ تو بلند پرواز شاہین تھے۔ ان کے دلوں کی رگیں کاٹ دی گئیں اور وہ شہید ہو گئے۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

تَنَازَعَ الْخِرْصَانُ أَشْلَاءَهُمْ فَكُلُّهُمْ أَمْسَى صَرِيعاً طَعِين

نیزوں نے ان کے بدن کے جوڑ کاٹ دیئے اور وہ سبھی خاک پر گر گئے۔

يَا لَيْتَ شِعْرِي أَكَمَا أَخْبَرُوا بِأَنَّ عَبَّاساً قَطِيعُ الْيَمِين

اے کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کیا یہ بات درست ہے کہ کہتے ہیں میرے عباسؑ کا دایاں بازو قلم ہو گیا تھا۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

امّ البنینؑ کی وفات اور محل دفن

آنخدرہؑ کی تاریخ وفات کے بارے کافی کوشش کی گئی بالآخر اعمش کی کتاب "اختیارات" سے اس طرح واقعہ کے نقل کے تحت میسّر ہوئی ۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں امام زین العابدینؑ کی زیارت کے لیے گیا ہوا تھا ۔ آپؑ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہ دن جمعۃ المبارک کا تھا اور جمادی الثانی کی تیرہ (۱۳) تاریخ تھی اور سنہ ۶۴ ہجری تھی ۔ اچانک حضرت عباس علمدارؑ کے فرزند جناب فضلؑ روتے ہوئے وارد ہوئے اور کہہ رہے تھے کہ میری دادی امّ البنینؑ کا انتقال ہو گیا ہے ۔ اسی طرح جناب بیرجندی نے اپنی کتاب "وقائع الایام والشھور" میں اعمش کے حوالے سے ۱۳ جمادی الثانی سنہ ۶۴ ہجری نقل کیا ہے ۔

آپ کو جنت البقیع میں جناب فاطمہ زہراءؑ کے جوار میں دفن کیا گیا ۔

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

ذریت امّ البنینؑ

ان کی نسل کی عظمت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ نصف البشر کے عنوان سے حضرت امیرالمؤمنینؑ کی زوجہ قرار پائیں اور وہ کل ایمان کے نصف ایمان کی محافظہ بن گئیں۔ اس پاکیزہ رشتہ ازدواج سے جو ثمرات حاصل ہوئے تو چاروں تاریخ شہادت و کربلا کا حصّہ بن گئے اور پھر ان کی نسل سے جو باعظمت افراد وجود میں آئے۔ ان کے تذکرہ سے تبرک جوئی ضروری ہے۔ اس معظّمہؑ کی نسل پاک سے ہم مختصر طور پر نو (۹) افراد کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں؛

۱: حضرت عبیداللہ بن حضرت عباسؑ

یہ جناب عباسؑ کے جلیل القدر فرزند تھے جو کہ صاحب کمال اور بے مثال جوانمرد تھے۔ وہ حسن و جمال کا مرقع تھے۔ ۵۵ سال کے سِن میں وفات پائی۔

۲: حضرت فضل بن حسن بن عبیداللہ بن عباسؑ

وہ بلند پایہ اور خوش الحان خطیب تھے اور متدین و شجاع تھے۔ وہ اپنے دور میں بنی ہاشم کے بزرگان سے شمار ہوتے تھے۔ انہیں ان کی جلالت کے

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

باعث ابن ہاشمیہ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا ۔اس زمانے کے صاحب اقتدار خلفاء کی نظروں میں ان کی ہیبت ورعب ودبدبہ ہوتا تھا ۔

۳: فضل بن محمد بن فضل بن حسن بن عبید اللہ بن عباسؑ

یہ بلند پایہ شاعر تھے اور ان کی کنیت ابوالعباس تھی ۔انہوں نے اپنے دادا حضرت عباس علمدارؑ کی شان میں یوں اشعار پڑھے؛

إنّی لأَذْکُرُ لِلعبّاسِ مَوْقِفَهُ بِکربلاء وهامُ القومِ تُختَطَفُ

اور میں حضرت عباسؑ کے کربلائے معلیٰ میں ایک کارنامے کا ذکر کرتا ہوں وہ جب میدان میں تھے تو قوم اشقیاء کے بڑے بڑے بہادر بھاگ رہے تھے ۔

یَحمی الحُسینَ ویسقیهِ علی ظَمأً ولا یُولّی ولا یثنی فیختلف

وہ شدید پیاس کے باوجود بھی امام حسینؑ کی حمایت کررہے تھے اور وہ امام حسینؑ کے لیے پانی لانے کی کوشش کررہے تھے ۔وہ دشمن کو پشت کرتے اور نہ ہی کسی کو دوبارہ ضرب لگانے کی ضرورت پڑتی ۔ وہ ایک ہی ضرب میں کام تمام کردیتے تھے ۔

فلا أری مشهداً یوماً کمشهدِهِ مع الحسین علیه الفضلُ والشَّرَفُ

میں نے آج تک ان کے امام حسینؑ کی حمایت میں لڑے جیسی جنگ نہیں دیکھی ہے اورانہیں اس جنگ میں فضیلت وشرافت مقام ملا ہے ۔

أکرِمْ بهِ مشهداً بانَتْ فضائِلُهُ وما أضاعَ لهُ أفعالَهُ خَلَفُ

وہ ایسا میدان جنگ تھا کہ جس کی فضیلت ہمیشہ کے لیے ظاہر ہوگئی اور ان کے کارناموں کے آثار کبھی ضائع نہ ہوسکے ۔

۴: محمد بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباسؑ

وہ اپنے زمانے کے لوگوں میں ایک بلند مرتبہ وتوانا شخص شمار ہوتے

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

تھے ۔سخاوت، بخشش اور صلہ رحمی میں اپنی مثال آپ تھے ۔ وہ نیک سیرت انسان تھے اور کارخیر کی کوششوں میں مصروف رہتے تھے ۔ان میں بے شمار فضائل موجود تھے اور ان کا مقام ومرتبہ بلند تھا ۔انہوں نے اردن میں طبریہ شہر میں اپنے لیے ایک باغ خریدا ۔اُس سے انہیں بہت آمدنی ہوئی ان کے ساتھ طغج بن جف فرغانی کو حسد ہوا ۔اس نے سازش کر کے کچھ کرائے کے قاتل ان کے پیچھے لگا دیئے جنہوں نے موقع پا کر انہیں اسی باغ میں شہید کر دیا ۔یہ مکتفی باللہ قلیغ کے دور میں ۲۹۱ ہجری کو ہوا اور اس زمانے کے شعراء نے ان پر مرثیہ کہا؛

أَيُّ رزءٍ جنى عَلَى الإِسْلَامِ أَيُّ خَطْبٍ مِنَ الْخُطُوبِ الجِسَامِ

اسلام پر کتنی بڑی مصیبت وارد ہوئی ہے ۔یہ کتنا بڑا حادثہ رونما ہوا ہے ۔

۵: محمد بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباسؑ

ابو عبد اللہ لقب تھا ۔روایان حدیث میں قابل اعتماد، ثقہ روای ہیں ۔ وہ خوش عقیدہ اور مضبوط نظریات وخیالات کے مالک تھے ۔ فاضل دانا اور توانا تھے ۔انہوں نے حضرت ابوالحسنؑ اور حضرت ابو محمدؑ سے روایات نقل فرمائی ہیں اور حضرت امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے بعد امام زمانہ عجّل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی والدہ گرامی ان کے گھر میں مسکن فرماتی تھیں ۔ (۱۲)

۶: عباس بن حسن بن عبید اللہ بن عباسؑ

وہ جلیل القدر سید تھے اور خوش بیان شاعر بھی ۔ وہ ہارون الرشید کے پاس آتے جاتے تھے ۔اور مامون الرشید سے بھی صحبت تھی ۔ابو نصر بخاری کہتے ہیں کہ میں نے ان سے برتر کوئی خوش بیان ہاشمی شاعر نہیں دیکھا ۔ علوی خاندان اس بات کے قائل ہو گئے تھے کہ فرزندان ابو طالبؑ میں اب

(۱۲) رجال نجاشی ص ۳۴۷

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

ان سے بڑھ کر کوئی شاعر نہیں ہے اور وہ مصائب آل محمدؑ میں بھی اشعار پڑھتے تھے۔

۷: عبداللہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباسؑ

یہ بھی اپنے زمانے کے بلند مرتبہ شاعر بھی تھے۔ مامون الرشید کے پاس آنا جانا رہتا تھا۔ وہ ان کا احترام واکرام کرتا تھا۔ جب مامون کو ان کی وفات کی خبر ہوئی تو اس نے کہا؛"اے عباس بیٹے! اب ہمارے پاس آپ سے برتر کوئی صاحب فضیلت شخص نہ رہا۔ مامون نے ان کے جنازہ کی تشییع کی۔

۸: حمزہ بن قاسم بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباسؑ

ان کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ ان کے لیے مامون نے اپنے ہاتھ سے لکھا کہ ایک لاکھ درہم حمزہ بن حسن کو دے دیئے جائیں کیوں کہ وہ حضرت علیؑ کے ہم شکل ہیں۔

۹: حمزہ بن قاسم بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباسؑ

ان کی کنیت ابویعلی اور عالم تشیع کے قابل وثوق اور مورد اعتماد روای تھے۔ ان سے بہت زیادہ احادیث کی روایت ہوئی ہے۔ ان کی ایک کتاب ہے جس میں انہوں نے ان روایوں کے نام لکھے ہیں۔ جنہوں نے حضرت جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔ اور یہ بہت کار آمد کتاب ہے۔ ان کی اور بھی کتابیں ہیں؛ کتاب التوحید، کتاب الزیارات والمناسک۔ ان کا مزار مقدس عراق کے شہر حلّہ میں ہے۔ لوگ ان کی زیارت کو جاتے ہیں اور ان کی بہت زیادہ کرامات نقل ہوئی ہیں۔

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

حضرت امّ البنینؑ کی کرامات

وہ معظمّہؑ کتنی بلند شان والی مستور تھیں اور ان کا بارگاہ خداوندی میں کتنا بلند مقام تھا، اندازہ لگانا مشکل ہے اور خالق کون ومکان کا یہ قانون ہے کہ وہ اپنے اطاعت گذار بندوں کو ضرور اپنی نوازشات وعنایات سے سرشار فرماتا ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں وارد ہوا ہے: "عَبۡدِی أَطِعۡنِی أَجۡعَلۡكَ مِثۡلِي. أَنَا أَقُوۡلُ لِلشَّیۡءِ: کُنۡ فَیَکُوۡنُ. أَطِعۡنِی فِیۡمَا أَمَرۡتُكَ أَجۡعَلۡكَ تَقُوۡلُ لِلشَّیۡءِ: کُنۡ فَیَکُوۡنُ." (۱۳)

اے میرے بندے تو میری اطاعت کر تو میں تجھے وہ مقام عطا کروں گا کہ تیرے کام تیری منشاء مطابق ہوتے جائیں۔ یہ کمال اطاعت کی مثالی منازل ہیں۔ بلعم باعور بھی اپنے بلند مقام تقوی واطاعت کے باعث مستجاب الدّعوۃ تھا۔

یہ معجزات وکرامات خداوندی عنایات ہوتی ہیں۔ جو وہ اپنے اطاعت گذار بندوں کے اعزاز میں اپنے بندوں کے لیے ظاہر فرماتا ہے تاکہ اطاعت گذاری کی طرف تشویق ہو۔ اور باقی انسانوں میں اطاعت کا بلند مقام ظاہر ہو۔ رب ذوالجلال اپنے انبیاءؑ کو معجزات کے ذریعہ اور اولیاء کو کرامات

(۱۳) کلمۃ القدس ۱۴۰

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

کے ذریعہ تعارف کرواتا ہے کہ ان کا میرے ساتھ رابطہ ہے اور یہ میری اطاعت کا وسیلہ ہیں۔

حضرت امّ البنینؑ بھی صاحب کرامات ہیں۔ آپ کے توسّل سے بے شمار کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جب کہ ہم ان میں سے بعض کا ذکر کریں گے۔ واضح رہے کہ اس معظّمہؑ کے معنوی مقام ومنزلت کے باعث انہیں وسیلہ قرار دینا کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ اطاعت ولی خدا شیر خداؑ میں اس حد درجہ پر فائز ہوئیں کہ انہیں یہ مقام حاصل ہوا۔

اس کائنات کے تکوینی امور سب کے سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتے ہیں اور کرامت ظاہری حالات کی روش سے ہٹ کر کسی کام کا ہوجانا ہے۔ یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارادہ سے ہی ہوتا ہے۔ وہی ذات جس نے آگ کو جلانے والی خاصیّت دی ہے اس نے اسے بعض مقامات پر جلانے سے روک بھی دیا ہے کہ جب میدان خلیلؑ آیا تو یہ برداً وسلاماً ہوگئی اور جس نے پانی کو برابر سطح پر بہنے والا بنایا ہے، اسی نے اسے دیواریں بنا کر کھڑا بھی کردیا ہے۔ یہی حال معجزات وکرامات کا بھی ہوتا ہے۔ دراصل جب کسی اپنے برگزیدہ کا تعارف مقصود ہوتا ہے تو پھر ایسا ہوتا ہے۔۔۔

۱: امّ البنینؑ کے فاتحہ کی نذر

اس بی بیؑ کی کامل معرفت رکھنے والے بلکہ بعض عوامی سطح کے لوگوں میں یہ بات پوری طرح مشہور ہے کہ اگر آپ سے آپ کی کوئی شیء گم ہوجائے یا ویسے آپ کسی چیز کی تلاش میں ہوں تو اس بی بیؑ کی مقدس روح کو سورۂ فاتحہ اور صلوٰۃ پڑھ کر ہدیہ کریں۔ تو آپ کا مقصد حاصل ہوجائے گا اور گمشدہ بھی مل جائے گی اور خداوند متعال اپنے فضل وکرم سے اس بی بیؑ کے صدقہ آپ کی

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

حاجت بھی پوری کر دے گا۔ کافی لوگوں نے اس بات کا تجربہ کیا ہے اور انہیں کامیابی ہوتی ہے۔

۲: دستر خوان امّ البنینؑ

نقل ہوا ہے کہ ایک جگہ پر عزاداری کی مجلس برپا تھی اور مجلس کے بعد حضرت امّ البنینؑ کی عظمت کی مناسبت سے دستر خواں بچھایا گیا تھا۔ اس مجلس میں بہت ساری ایسی خواتین بھی تھیں جو کہ ثروتمند اور مالدار تھیں۔ لیکن وہ اس پاکیزہ دستر خواں سے تبرک سمجھ کر کچھ نہ کچھ اٹھا رہی تھیں اور بہت ساری مستورات روتی آنکھوں سے بی بیؑ کا واسطہ دے کر حاجت طلبی کر رہی تھیں۔ انہی خواتین میں ایک وزیرہ نامی خاتون بھی تھی وہ زار و قطار گریہ کر رہی تھی اور اپنی حاجت اپنے دل میں تکرار کر رہی تھی اس نے بھی کانپتے ہاتھوں سے اس دستر خواں سے کچھ مقدار کھانا اٹھایا اور دعائیں مانگتی اور اپنے لیے اولاد طلب کرتی اپنے ربّ سے باتیں کرتی گھر آ گئی۔ رات کو اس نے اپنے شوہر کو ساری بات بتائی اور وہ کھانا جو لائی تھی دونوں شوہر بیوی نے مل کر بڑی عقیدت کے ساتھ کھایا۔ کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ وہ امید سے ہے اور ماں بننے والی ہیں۔ اس دوران جب بھی کبھی انہیں کوئی درد وغیرہ ہوتا تو وہ حضرت امّ البنینؑ پر سلام پڑھ لیتی تھیں اور پھر بالآخر خداوند قدّوس نے اسے ماں بنا دیا۔ اس نے اپنی بیٹی کا نام بشریٰ فاطمہ رکھا۔ اور بی بیؑ کے نام کا دستر خواں بھی بچھایا۔ اس بی بیؑ کی عظمت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور حاجات حاصل ہوتی ہیں۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

امّ البنینؑ کے بارے اقوال

(۱) حضرت عقیل بن ابی طالب علیہما السلام فرماتے ہیں کہ سرزمین عرب پر امّ البنینؑ کے خاندان سے بڑھ کر کوئی شجاع خاندان نہ تھا اور کسی کے ان سے بڑھ کر مرد جوانمرد نہ تھے۔

(۲) ابونصر بخاری اپنی کتاب "سلسلۃ العلویہ" میں لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کو حضرت فاطمہ زہراءؑ کے بعد صرف قبیلہ فہر بن کلاب سے امّ البنینؑ کے بطن مبارک سے جوانمرد اور نجیب فرزند نصیب ہوئے۔ اور اس بی بیؑ نے نہ آپؑ سے پہلے اور نہ ہی آپؑ کی شہادت کے بعد کوئی شوہر اختیار کیا۔

(۳) عمر رضا کحالہ اپنی کتاب "اعلام النساء" میں لکھتے ہیں کہ امّ البنینؑ بہت اعلیٰ پیمانہ کے اشعار پڑھتی تھیں۔

(۴) شیخ مامقانی اپنی کتاب "تنقیح المقال" میں لکھتے ہیں کہ اگر امّ البنینؑ کو کم از کم مقام بھی دوں تو وہ قابل مدح روایہ (روایت کرنے والی) ہیں۔

(۵) سید محسن الامین اپنی کتاب "اعیان الشیعہ" میں فرماتے ہیں کہ وہ خوش بیان شاعرہ بھی تھیں اور ان کا خاندان عرب کے اصلی و شجاع خاندان سے تھا۔

(۶) سید باقر شریف قرشی اپنی کتاب بنام "العبّاس بن علی رائد الکرامۃ

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

و الفداء فی الاسلام " میں لکھتے ہیں کہ تاریخ میں نہیں دیکھا گیا کہ کوئی خاتون اپنی سوتن کی اولاد سے اس قدر احترام و محبت کرے ۔ جس طرح حضرت امّ البنینؑ نے حضرت فاطمہ زہراءؑ کے بچوں سے کی ۔ اور انتہاء کی مخلص قرار پائیں ۔ انہوں نے فرزندان فاطمہ زہراءؑ کو اپنے بچوں پر ہمیشہ مقدم رکھا اور انہیں ان پر قربانی کا درس دیا ۔

(۷) شیخ جعفر ربعی المعروف نقدی اپنی کتاب "زینب الکبریٰؑ" میں لکھتے ہیں کہ وہ ایک خوش اسلوب قادر الکلام بیان رکھنے والی خاتون تھیں اور ان کا شمار با فضیلت خواتین سے ہوتا ہے ۔ ایک پاکدامن اور تقویٰ صفات مستور تھیں ۔ عبادت خداوندی میں مشغول رہنے والی تھیں ۔ انہیں اہل بیتؑ کی حقیقی معرفت تھی ۔

(۸) سید عبد الرزاق الموسوی المقرم اپنی کتاب "العبّاسؑ" میں لکھتے ہیں کہ حضرت امّ البنینؑ کا شمار فضل و شرف والی خواتین سے ہوتا ہے ۔ انہیں خانوادۂ عصمت و طہارتؑ کی معرفت کا شرف حاصل تھا ۔ وہ خاندان رسالت کے ساتھ مخلصانہ محبت کرتی تھیں ۔ جب کہ وہ ان کی نظروں میں بھی بلند مقام رکھتی تھیں ۔

(۹) علی محمد دخیل اپنی کتاب "العبّاسؑ" میں لکھتے ہیں کہ حضرت امّ البنینؑ کی عظمت کا اس وقت اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے ۔ جب یہ واقعہ نظروں سے گذرتا ہے کہ جب انہیں ان کے چاروں بیٹوں کی خبر دی جاتی ہے ۔ تو وہ اس خبر پر توجہ دینے کی بجائے حضرت امام حسینؑ کے بارے پوچھتی ہیں کہ ان کا بتاؤ ۔ اور اتنے لگاؤ سے پوچھتی ہیں جیسے امام حسینؑ ان کے اپنے فرزند ہوں ۔

عرب کے ایک معروف شاعر نے بہت عمدہ اشعار اس بی بیؑ کی شان میں کہے ہیں ؛

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

أُمُّ الْبَنِيْنِ وَمَا أَسْمَى مَزَايَاكِ   خَلَدَتْ بِالصَّبْرِ وَالْإِيْمَانِ ذِكْرَاكِ

اے امّ البنینؑ آپ کا کتنا بلند مقام ہے ۔ آپ کا ذکر تاریخ میں صبر وایمان بن کر نقش ہو گیا ہے ۔

أَبْنَاءُكِ الْغُرُّ فِيْ يَوْمِ الطُّفُوْفِ قَضَوا   وَضَمَّخُوا فِيْ ثَرَاهَا بِالدَّمِ الزَّاكِي

آپؑ کے بیٹے کربلا میں شہادت پا گئے اور اس سرزمین پر اپنے پاکیزہ خون میں غلطان ہو گئے ۔

لَمَّا أَتَى بَشَرٌ يَنْعَاهُمُ وَيَنْدُبُهُمْ   إِلَيْكِ لَمْ تَنْفَجِرْ بِالدَّمْعِ عَيْنَاكِ

جب بشیر نے آپؑ کو آپؑ کے بیٹوں کی شہادت کی خبر دی تو آپؑ کی آنکھوں سے آنسو تک نہ نکلے ۔

وَقُلْتِ قَوْلَتَكِ الْعُظْمَى الَّتِيْ خَلَدَتْ   إِلَى الْقِيَامَةِ بَاقٍ عِطْرُهَا الزَّاكِي

اور آپؑ نے ایک ایسی بات فرمائی کہ قیامت تک عظیم بات ہو گئی اور اس کی پاکیزہ خوشبو باقی رہ گئی ۔

أَفْدِيْ بِرُوْحِيْ وَأَبْنَائِي الْحُسَيْنَ إِذَا   عَاشَ الْحُسَيْنُ قَرِيْرُ الْعَيْنِ مَوْلَاكِ

میری آنکھوں کی ٹھنڈک امام حسینؑ باقی رہتے اور میری جان اور میرے فرزند ان پر قربان ہو جاتے ۔

بحمد اللہ بہ الشکر کہ یہ ایک مختصر سی کاوش اختتام پذیر ہوئی اس امید سے خداوند متعال قبول فرمائے اور ہمیں اس معظمہ بی بیؑ کی شفاعت نصیب ہو ۔

وأنا العبد العاصي
اقبال حسین مقصود پوری
کوٹ ادو
03006340363

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

مصادر

1. شیخ محمد بن طاہر سماوی، ابصار العین فی انصار الحسینؑ، چاپ خانہ حیدریہ، نجف اشرف، ۱۳۴۱ھ

2. شیخ مفید، الاختصاص، انتشارات جامعہ مدرّسین حوزہ علمیہ قم۔

3. جواد شبّر، ادب الطّف او شعراء الحسینؑ، دار المرتضیٰ، بیروت، ۱۴۰۹ھ۔

4. شیخ مفید، الارشاد، انتشارات کتابخانہ بصیرت، قم۔

5. ابن عبد البر قرطبی، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، دار صادر۔

6. عزّ الدین ابن اثیر جزری، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، تحقیق محمد ابراہیم بنّا و محمد احمد عاشور، دار الشعب۔

7. ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، دار صادر۔

8. خیر الدّین زرکلی، الاعلام، چاپ سوم۔

9. شیخ محمد حسین اعلمی حائری، اعلام النّساء، انتشارات اعلمی برای مطبوعات، بیروت، ۱۴۰۷ھ۔

10. عمر رضا کحّالہ، اعلام النساء فی عالمی العرب و الاسلام، مؤسسہ رسالت، چاپ پنجم، ۱۴۰۴ھ۔

11. ابو علی فضل بن حسن طبرسی، اِعلام الوریٰ باعلام الہدیٰ، تصحیح علی اکبر غفاری، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۳۹۹ھ۔

12. سیّد محسن امین، اعیان الشیعہ، دار التعارف للمطبوعات، بیروت، ۱۴۰۳ھ۔

13. خطیب مہدی سوتج، امّ البنین سیّدۃ نساء العرب، انتشارات نجف، ۱۳۹۶ھ۔

14. شیخ صدوق، امالی، انتشارات مؤسسہ اعلمی للمطبوعات، چاپ پنجم، بیروت، ۱۴۰۰ھ۔

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

15. ابن قتیبہ دینوی، الامامۃ والسیاسۃ، چاپ سوم، ۱۳۸۲ھ۔
16. بلاذری، انساب الاشراف، تحقیق شیخ محمد باقر محمودی، دار التعارف للمطبوعات، بیروت، ۱۳۹۷ھ۔
17. محمد مہدی شمس الدّین، انصار الحسینؑ، چاپ سوم، ۱۴۰۷ھ۔
18. سید نعمت اللہ موسوی جزائری، الانوار النعمانیۃ، تبریز۔
19. ملا محمد باقر مجلسی، بحار الانوار، چاپ سوم، ۱۴۰۳ھ، دار احیاء التّراث، بیروت۔
20. تاریخ ابن وردی، انتشارات چاپ خانہ حیدری، نجف، چاپ سوم، ۱۳۸۹ھ۔
21. تاریخ ابو الفداء، دار المعرفہ، بیروت۔
22. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، انتشارات کتاب خانہ خانجی در قاہرہ و کتاب خانہ عربی در بغداد۔
23. طبری، تاریخ الامم والملوک، انتشارات کتاب خانہ ارومیّہ۔
24. تاریخ یعقوبی، دار صادر، بیروت۔
25. ابن جوزی، تذکرۃ الخواص، انتشارات اہل بیتؑ، بیروت، ۱۴۰۱ھ۔
26. شیخ مامقانی، تنقیح المقال فی احوال الرّجال، نجف اشرف مرتضوی، ۱۳۵۲ھ۔
27. ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، دار صادر، بیروت، ۱۳۲۷ھ۔
28. سید علی بن حسین ہاشمی نجفی، ثمرات الاعواد، انتشارات رضی، قم، ۱۳۶۴ شمسی۔
29. کلبی، جمھرۃ النسب، تحقیق ڈاکٹر ناجی حسن، کتاب خانہ نہضت عربی، چاپ اول، ۱۴۰۷ھ۔
30. سید عبد العزیز طباطبائی، الحسین والسنّۃ، انتشارات مدرسہ چہل ستون، مسجد جامع تہران۔
31. شیخ صدوق، الخصال، انتشارات جامعہ مدرّسین حوزہ علمیہ، قم۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

32. حسن امین، دائرۃ المعارف اسلامی شیعی، چاپ دوم، بیروت، ۱۳۹۳ھ۔
33. شیخ محمد حسین اعلمی، دائرۃ المعارف المسماۃ بتفتیش الاثر و مجدّد ماثر، انتشارات اعلمی، تہران، چاپ اول، ۱۳۹۰ھ۔
34. ملا محمد باقر نجفی، الدّمعۃ الساکبۃ فی المصیبۃ الرّاتبۃ، ہجری۔
35. ابی بشر محمد بن جواد بن احمد بن حماد انصاری رازی دولابی، الذریّۃ الطاہرۃ، تحقیق سید محمد جواد حسینی جلالی، مؤسسہ نشر اسلامی، وابستہ بہ جامعہ مدرّسین، قم، ۱۴۰۷ھ۔
36. رجال الشیخ الطّوسی، انتشارات کتاب خانہ حیدریہ، نجف اشرف، چاپ اول، ۱۳۸۰ھ، افست، انتشارت رضی، قم۔
37. رجال النّجاشی، مؤسسہ نشر اسلامی، وابستہ بہ جامعہ مدرّسین، قم، ۱۴۰۷ھ۔
38. فتّال نیشاپوری، روضۃ الواعظین، انتشارات رضی، قم۔
39. شیخ ذبیح اللہ محلّاتی، ریاحین الشریعۃ، دار الکتب الاسلامیۃ، تہران۔
40. محمد حسن قزوینی، ریاض الاحزان وحدائق الاشجان، ہجری۔
41. شیخ جعفر ربعی معروف بہ نقدی، زینب الکبریٰ، مؤسسہ امام حسینؑ، چاپ اول، ۱۴۱۱ھ۔
42. ابونصر بخاری، سرّ السلسلۃ العلویۃ، انتشارات چاپ خانہ حیدری، نجف اشرف، ۱۳۸۱ھ۔
43. شیخ عباس قمی، سفینۃ البحار، دار التعارف للمطبوعات، بیروت۔
44. امام فخر رازی، الشجرۃ المبارکۃ فی انساب الطّالبیۃ، تحقیق سید مہدی رجائی، انتشارات کتاب خانہ آیۃ اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی، چاپ اول، ۱۴۰۹ھ۔
45. سیوطی، شرح شواھد مغنی، انتشارات تراث العربی۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

46. ابن ابی الحدید، انتشارات کتاب خانہ آیۃ اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی، قم، ۱۴۰۴ھ۔
47. ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار بیروت، ۱۴۰۵ھ۔
48. سید عبد الرزاق موسوی المقرّم، العبّاسؑ۔
49. علی محمد علی دخیل، العبّاسؑ، مؤسسہ اہل بیت علیہم السلام، بیروت، ۱۴۰۱ھ۔
50. باقر شریف قرشی، العبّاسؑ بن علیؑ رائد الکرامۃ و الفداء فی الاسلام، دار الکتاب الاسلامی۔
51. ابن عبد ربّہ اندلسی، العقد الفرید، تحقیق ڈاکٹر المجید ترحینی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۴ھ۔
52. شیخ صدوق، علل الشرائع، انتشارات کتاب خانہ حیدری، ۱۳۸۵ھ۔
53. ابن عنبۃ، عمدۃ الطالب، انتشارات رضی، چاپ دوم، ۱۳۶۲ھ۔
54. ابن بطریق، عمدۃ عیون صحاح الاخبار فی مناقب امام الابرار، مؤسسہ نشر اسلامی، وابستہ بہ جامعہ مدرّسین، قم، ۱۴۰۷ھ۔
55. ابن ابی جمہور، عوالی اللّئالی، تحقیق شیخ مجتبیٰ عراقی، چاپ اول، ۱۴۰۳ھ، قم۔
56. سید ابراہیم میانجی، العیون العبری فی مقتل سید الشہداءؑ، انتشارات کتاب خانہ اسلامی تہران۔
57. شیخ جعفر نقدی، غزوات امیر المؤمنینؑ او اشعۃ الانوار فی فضل حیدر الکرّارؑ، انتشارات چاپ خانہ حیدری، نجف اشرف، ۱۳۸۰ھ۔
58. ابن اعثم کوفی، فتوح البلدان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۶ھ۔
59. ابن صباغ، الفصول المہمّۃ فی معرفۃ احوال الائمّۃ علیہم السلام، انتشارات کتاب خانہ دار الکتب التجاریہ، نجف اشرف، افست مؤسسہ اعلمی، تہران۔
60. شیخ تستری، قاموس الرّجال، انتشارات مرکز نشر کتاب، تہران۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

61. شیخ کلینی رازی، الکافی، تصحیح علی اکبر غفاری، دار الکتب الاسلامیۃ، تہران، ۱۱۹۱ھ۔
62. ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، دار صادر، بیروت، ۱۳۸۵ھ۔
63. ابن فتح اربلی، کشف الغمہ عن معرفۃ الائمۃ، تعلیق سید ہاشم رسولی محلاتی، کتاب خانہ بنی ہاشم، تبریز، ۱۳۸۱ھ۔
64. گنجی شافعی، کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب علیہما السلام، تحقیق محمد ہادی امینی، دار احیاء تراث اہل البیت علیہم السلام، تہران، ۱۴۰۴ھ۔
65. شیخ عباس قمی، الکنی و الالقاب، انتشارات چاپ خانہ حیدری، نجف، ۱۳۷۶ھ۔
66. ابن منظور، لسان العرب، نشر ادبیات حوزہ، قم، ۱۴۰۵ھ۔
67. ابن طاوس، اللہوف فی قتلی الطفوف، انتشارات کتاب خانہ حیدریہ، نجف اشرف، افست انتشارات رضی۔
68. قلقشندی، مآثر الاناقۃ فی معالم الخلافۃ، تحقیق عبد الستار احمد فراج، کتاب شناس۔
69. سید محسن امین، المجالس السنیۃ فی مناقب و مصائب العترۃ النبویۃ، دار التعارف للمطبوعات، ۱۴۰۶ھ۔
70. ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن محمد العلوی العمری، المجدی فی انساب الطالبیین، تحقیق ڈاکٹر احمد مہدوی دامغانی۔
71. فخر الدین طریحی، مجمع البحرین، تحقیق سید احمد حسینی، چاپ دوم، تہران۔
72. مسعودی، مروج الذہب و معادن الجواہر، انتشارات دار الہجرۃ، قم۔
73. امام جعفر صادقؑ مصباح الشریعہ، انتشارات مؤسسہ اعلمی للمطبوعات، چاپ اول، ۱۴۰۰ھ۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

74. محمد بن طلحہ شافعی، مطالب السؤول، چاپ سنگی۔
75. ابن قتیبہ، المعارف، تحقیق ڈاکٹر ثروت عکاشہ، چاپ دوم، دار المعارف، مصر۔
76. ابوالفرج اصفہانی، مقاتل الطالبین، تحقیق سید احمد صقر، دار المعرفہ، بیروت۔
77. ابومخنف، مقتل الحسینؑ، انتشارات رضی، قم۔
78. خوارزمی، مقتل الحسینؑ، تحقیق شیخ سماوی، انتشارات کتاب خانہ مفید، قم۔
79. مقرّم، مقتل الحسینؑ، انتشارات بخش پژوہشہای اسلامی، قم، ایران۔
80. شیخ حسین بن حسن بلادی بحرانی، انتشارات چاپ خانہ حیدری، نجف، ۱۳۷۳ھ۔
81. سید مرتضی عسکری، مقدّمہ مرآت العقول، انتشارات کتاب خانہ ولی العصرؑ، تہران۔
82. ابن شہر آشوب، المناقب، مؤسسہ انتشارات علّامہ، قم۔
83. میرزا محمد استر آبادی، منہج المقال، حجری۔
84. شیخ عباس قمی، نفثۃ المصدور فیما یتجدد بہ حزن یوم العاشور، انتشارات کتاب خانہ بصیرتی، قم، ۱۴۰۵ھ۔
85. شیخ عباس قمی، نفس المہموم فی مصیبۃ سیدنا الحسین المظلومؑ، انتشارات کتاب خانہ بصیرتی، قم۔
86. سید ابراہیم موسوی زنجانی، وسیلۃ الدّارین فی انصار الحسینؑ، انتشارات مؤسسہ اعلمی للمطبوعات، بیروت، چاپ دوم، ۱۴۰۲ھ۔

Scanned by TapScanner
Presented by; https://jafrilibrary.com

Presented by; https://jafrilibrary.com

Scanned by TapScanner

Presented by; https://jafrilibrary.com